Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 ذوالحجہ 1434 ہجری قمری 10 اخاء 1392 ہش 10 اکتوبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

بعض لوگ حج کو جاتے ہیں اس وقت ان کے دل میں بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لے کر واپس نہیں آتے۔واپس آکر ان کے اخلاق میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے۔اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔

اولیاء اللہ میں تکلّفات نہیں ہوتے۔وہ بہت ہی سادہ اور صاف دل لوگ ہوتے ہیں۔مگر اس وقت اگر پیرزادوں اور مشائخ کو دیکھا جاوے تو ان میں بڑے بڑے تکلفات پائے جاتے ہیں۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’اسی طرح پر بعض لوگ حج کو جاتے ہیں اُس وقت ان کے دل میں بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لے کر واپس نہیں آتے بلکہ واپس آنے پر بسا اوقات پہلے سے بھی گئے گزرے ہو جاتے ہیں

سہل است رفتن بارادت　　　مشکل است آمدن بارادت

واپس آکر ان کے اخلاق میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ وہ تبدیلی کچھ الٹی تبدیلی ہو جاتی ہے۔وہ جانے سے پہلے سمجھتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں ایک عظیم الشان تجلی نور کی ہوگی اور وہاں سے انوار و برکات نکلتے ہوں گے اور وہاں فرشتوں کی آبادی ہوگی۔لیکن جب وہاں جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ جس کی تصویر انہوں نے اپنے خیال اور ذہن سے کچھ اور ہی قسم کی تجویز کی تھی وہ محض ایک کوٹھہ ہے اور اس کے ہمسایہ میں جو لوگ رہتے ہیں ان میں بعض جرائم پیشہ بھی ہیں وہ دنگا فساد بھی کر لیتے ہیں اور اکثر ان میں ایسے مفسد طبع دیکھے جاتے ہیں کہ بعض خام طبیعت کے آدمی انہیں دیکھ کر متردّد ہو جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کو دیکھ کر وہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہاں کی ساری آبادی کا یہی حال ہے اور کُل عرب ایسے ہی ہیں۔اور اس طرح پر ان کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ نہ وہاں وہ تجلی انوار و برکات کی دیکھتے ہیں جو انہوں نے بطور خود تجویز کر لی تھی اور نہ ملائک کی بستی پاتے ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ خود خام طبع ہوتے ہیں اسی وجہ سے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔یہ اُن کی اپنی غلطی ہے جو وہ ایسا سمجھ لیتے ہیں۔اس میں خانہ کعبہ کا کیا قصور؟ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ خانہ کعبہ میں سارے قطب اور ابدال اور اولیاء اللہ ہی رہتے ہوں۔خانہ کعبہ نے اس وقت بھی تو گزارہ کر ہی لیا تھا جب اس کے چاروں طرف بُت پرست ہی بُت پرست رہتے تھے اور خود خانہ کعبہ بتوں سے بھرا ہوا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے اور اس کی بزرگی میں کوئی کلام اور شبہ نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اس کی بزرگی کا ذکر ہے۔مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے۔اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔اگر وہ آنکھ کھلی ہو تو یقیناً انسان دیکھ لے گا کہ خانہ کعبہ میں کس قسم کے برکات نازل ہو رہے ہیں۔ایک زمانہ تھا کہ وہ بتوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کے زائرین میں ابوجہل جیسے شریر تھے۔پھر ان سے مقابلہ کر کے اگر ایسے خام طبع لوگ کوئی بات کہتے تو انہیں شرمندہ ہونا پڑتا۔کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو وہ لوگ جو بیت اللہ کے جوار میں رہتے ہیں عوام سے ہزار ہا درجہ اچھے ہیں اور یہ امر مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے۔حقیقت میں کثرت سے ان میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور ان کو دیکھ کر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کی مجاورت نے ان کو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔یہ تو قانون قدرت ہی نہیں کہ دنیا میں آکر فرشتے آباد ہوں۔پھر ایسا خیال کرنا کیسی غلطی اور نادانی ہے۔انسانیت کے لازمِ حال زلّات تو ضرور ہیں۔پس مکّہ میں جب انسان آباد ہیں تو ان کی کمزوریوں پر نظر کر کے مکّہ کو بدنام کرنا یا اس کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے۔جیسا کہ سعدیؔ نے فرمایا ہے۔

چو بیت المقدس دروں پُر زتاب　　　رہا کردہ دیوار بیروں خراب

اولیاء اللہ کی بھی ایسی ہی حالت ہوتی ہے کہ ان میں تکلّفات نہیں ہوتے بلکہ وہ بہت ہی سادہ اور صاف دل لوگ ہوتے ہیں۔ان کے لباس اور دوسرے امور میں کسی قسم کی بناوٹ اور تصنع نہیں ہوتا۔مگر اِس وقت اگر پیرزادوں اور مشائخوں کو دیکھا جاوے تو ان میں بڑے بڑے تکلّفات پائے جاتے ہیں۔ان کا کوئی قول اور فعل ایسا نہ پاؤ گے جو تکلف سے خالی ہو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُمّت محمدیہ ہی میں سے نہیں ہیں۔ان کی کوئی اَور ہی شریعت ہے۔ان کی پوشاک دیکھو تو اس میں خاص قسم کا تکلّف ہوگا یہاں تک کہ لوگوں سے ملنے جلنے اور کلام میں بھی ایک تکلّف ہوتا ہے۔ان کی خاموشی محض تکلّف سے ہوتی ہے۔گویا ہر قسم کی تاثیرات کو وہ تکلّف ہی سے وابستہ سمجھتے ہیں۔برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے وَمَآ اَنَا مِنَ الۡمُتَکَلِّفِیۡنَ (ص:87) اور ایسا ہی دوسرے تمام انبیاء و رسل جو وقتاً فوقتاً آئے وہ نہایت سادگی سے کلام کرتے اور اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ان کے قول اور فعل میں کوئی تکلّف اور بناوٹ نہ ہوتی تھی۔مگر اِن کے چلنے پھرنے اور بولنے میں تکلّف ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اپنی شریعت جدا ہے۔جو اسلام سے الگ اور مخالف ہے۔بعض ایسے پیر بھی دیکھے گئے ہیں جو بالکل زنانہ لباس رکھتے ہیں یہاں تک کہ رنگین کپڑے پہننے کے علاوہ ہاتھوں میں چوڑیاں بھی رکھتے ہیں۔پھر ایسے لوگوں کے بھی بہت سے مرید پائے جاتے ہیں۔اگر کوئی اُن سے پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کب ایسی زنانہ صورت اختیار کی تھی تو اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں ہے۔وہ ایک نرالی شریعت بنانا چاہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنی تجویز اور اختیار سے ایک راہ بنانا چاہتے ہیں۔

مَیں یقینا جانتا ہوں کہ اس قسم کی باتیں شعائر اسلام میں سے نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں نے یہ امور بطور رُسوم ہندوؤں سے لئے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو انہیں سے لی گئی ہیں جیسے دم کشی وغیرہ۔خوب سمجھو کہ یہ امور اسلام کے بالکل برخلاف ہیں اور ان سے کوئی بھی مطلب اور مراد حاصل نہیں ہو سکتی‘‘۔　　(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 415 تا 417۔ایڈیشن 2003)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں ان میں بچے بھی ایک بڑی نعمت ہیں۔ بچے انسانی زندگی کا تسلسل ہیں۔ اس زمین میں اپنے ربّ کی خلافت کے امین ہیں۔ بچوں کی مناسب تربیت کیلئے اس بنیادی اہمیت کو سمجھنا ضروری ہے کہ تحفہ جس قدر بڑا ہو اور جتنی بڑی ہستی کی جانب سے دیا گیا ہو اتنی ہی زیادہ اُس کی قدردانی ضروری ہے جو اس کے شایان شان ہو۔

دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس نے انسانیت کی ہر دور میں رہنمائی کی ہے۔ انسان کی نجی زندگی ہو یا معاشرے کے اجتماعی مسائل و معاملات ہوں اس سلسلہ میں اسلام کی ہدایات واضح ہیں۔ قرآن مجید میں انسانی معاشرے کی تشکیل و تعمیر کیلئے جو احکامات درج ہیں ان کی روشنی میں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عملی طور پر ایک مثالی معاشرے کی تشکیل دی۔ اس معاشرے میں چھوٹے بڑے، امیر غریب، بچے بوڑھے سب کے حقوق و فرائض کا تعین کر دیا گیا ہے۔

اسلام نے معاشرے کے ہر طبقے کی ہدایت و رہنمائی کیلئے جو اصول و ضوابط مقرر کئے ہیں ان میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کے اصول بھی ہیں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ یعنی خود بھی بچو اور اپنی اولاد کو بھی بچاؤ۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر بچوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور زندگی کی رونق قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کو جنت کا پھول قرار دیا ہے اس تشبیہ کا مقصد بچوں کی لطافت و نزاکت کا اظہار ہی نہیں ہے بلکہ والدین اور معاشرے کے لئے ہدایت ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت کو معمولی کام نہ سمجھیں۔ ربّ کریم نے ایک بڑی امانت ان کے ذمہ کی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک معمولی سی کوتاہی سے یہ خوشگوار پھول مرجھا نہ جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:

’’ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر والدین اسے یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔‘‘ بچے کی تربیت روشن مستقبل کی سب سے بڑی ذمہ داری سب سے اول والدین کی ہے۔ والدین کی تربیت بچوں کو اپنے ربّ کا فرمانبردار بنا سکتی ہے یا نافرمان بنا کر خسارہ کی مستحق بنا سکتی ہے۔ بچے کی تربیت اتنا نازک اور اہم فریضہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

’’کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی تربیت سے بہتر نہیں دیا۔ (جامع ترمذی)

’’باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی تعلیم و تربیت ہے۔‘‘ (مشکوٰۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ اپنے نواسوں سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ اُنہیں نماز میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ انہیں معمولی معمولی نظر آنے والی چیزوں کو توجہ سے سکھاتے۔ ایک بار حضرت امام حسینؓ نے صدقہ کی کھجوریں منہ میں ڈال لیں۔ آپ نے فوراً انگلی ڈال کر کھجور کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی نکال دیئے۔ اڑھائی برس کی عمر میں اپنے نواسے کو فرمایا كل بيمينك ومما يليك۔ اپنے آگے سے لو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ بچپن کا زمانہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت جو کچھ بھی سکھایا جائے وہ ذہن میں ہمیشہ کیلئے پختہ ہو جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر (حدیث) یعنی بچپن میں سکھایا گیا علم پتھر پر نقش کی مانند ہے۔

بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ نے قوم کے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت، نیز اصلاح اور بچوں کو اسلامی اقدار و عبادات سکھانے کی غرض سے ۱۹۳۸ء میں جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کیلئے تقسیم فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ ایک حصہ اطفال الاحمدیہ کا یعنی پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا۔ ایک حصہ خدام الاحمدیہ کا یعنی سولہ سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا۔ اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے اور اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا۔ (مشعلِ راہ جلد اوّل صفحہ ۲۱۸)

بچپن کی عمر تعلیم و تربیت کیلئے سب سے زیادہ موزوں اور اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

’’جب تک بچپن میں تربیت کامل نہ ہو آئندہ نسل اخلاق فاضلہ نہیں سیکھ سکتی۔ اور نہ وہ دین اسلام اور احمدیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔۔۔ پس اگر کوئی سچی محبت خدا اور اُس کے رسول سے رکھتا اور اگر اس کو اسلام اور سلسلہ احمدیہ سے بلکہ اگر اس کو انسانیت سے کچھ اُنس ہے تو بچپن میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔

(مشعلِ راہ جلد چہارم صفحہ ۱۹۷)

اگر ہم بچپن سے ہی اپنے بچوں کی صحیح اسلامی طریق پر تربیت کریں گے تو اس کے نتیجہ میں ہمارے بچے بہترین زندگی کا نمونہ بن سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے قربانی کرنی پڑے گی۔ بچوں کیلئے وقت نکالنا پڑے گا۔ دفتری کاموں اور دیگر مصروفیات کیلئے تو ہم پورے ذوق و شوق سے کام کرتے ہیں لیکن بچوں کی تربیت میں سستی اور کمی اور وقت نہ ملنے کا بہانہ کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد ترقی کرے تو تم بھی اس اولاد کو قربان کرو۔ اس سے ایسی محبت نہ کرو جو تم کو اُن کی اصلاح اور علوم کے سکھانے سے باز رکھے اور تم ان کی نگرانی چھوڑ دو۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ تمہاری نسل بڑھے اور ترقی کرے تو بجائے ان کے آرام و آسائش کی فکر کے ان کی روحانی تربیت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی اسی طرح ترقی کرے اور آسمان کے ستاروں کی طرح گنی جائے تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بچپن میں آوارہ۔ آرام طلب، کاہل اور سست نہ بنائیں۔ (مشعل راہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱)

بچوں میں ابتدائی عمر میں ہی محنت کرنے، سچ بولنے اور نمازوں کی عادت ڈالنی چاہیئے، حضرت مصلح موعودؓ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

’’اگر یہ تین عادتیں ان میں پیدا کر دی جائیں تو یقیناً جوانی میں ایسے بچے بہت کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ پس بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے، سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔ نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے۔ (مشعلِ راہ جلد چہارم صفحہ ۶۱)

بڑے کام کی تکمیل کیلئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمارے ذمہ تمام دنیا میں اسلام کی تعلیم پہنچانا ہے۔ جو مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ممکن ہے۔ بچپن سے ہی اپنے بلند اور نیک مقصد کے متعلق بچوں کو آگاہ کرنا چاہیئے۔ بڑا مقصد بچوں کو بتائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب لکھنؤ طب پڑھنے کیلئے گیا تو مجھ سے میرے استاد نے پوچھا کہ تمہارا کہاں تک طب پڑھنے کا ارادہ ہے۔ مجھے اس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ سب سے بڑا طبیب کون گزرا ہے۔ مگر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ افلاطون کے برابر۔ افلاطون اگرچہ فلاسفر تھا مگر ان کے استاد نے کہا۔ شاباش تم نے بڑے آدمی کا نام لیا ہے اس سے تمہارا ارادہ بہت بلند معلوم ہوتا ہے۔ تم کچھ نہ کچھ ضرور بن جاؤ گے۔ ایسا عزم اور ارادہ رکھنے والے نوجوان کی اب بھی ضرورت ہے۔‘‘ (مشعل راہ جلد چہارم صفحہ ۶۴)

بچوں کی بہترین تربیت کے نتیجہ میں مستقبل کی بہترین قوم کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک مقام پر فرمایا:

’’میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی اُبھرتی ہوئی نسل کو سنبھالا جا سکتا ہے اور اگر یہ نسل سنبھل جائے تو مستقبل کی ہمیں کوئی فکر باقی نہیں رہے گی۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ایک ان کے حق میں بہتا ہوا موجیں مارتا ہوا چشمہ ثابت ہوگا۔ جس کا پانی اگلی صدیوں میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منتقل ہوتا چلا جائے گا اور بڑھتا چلا جائے گا۔ (خطبہ جمعہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۸)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تربیت اولاد کی اہم ذمہ داریوں کو سمجھنے کی اور اس کے مطابق اپنی اولاد کو دینی و دنیاوی تعلیمات سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اصلاح کا صحیح طریق

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۵ فروری ۲۰۱۰ میں فرمایا:

’’پھر غیبت ایک گناہ ہے جس سے اصلاح کی بجائے معاشرے میں بدامنی کے سامان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس گندے فعل سے کراہت دلاتے ہوئے فرمایا کہ تم تو آرام سے غیبت کر لیتے ہو۔ یہ سمجھتے ہو کہ کوئی بات نہیں، بات کرنی ہے کر لی۔ زبان کا مزا لینا ہے لے لیا۔ یا کسی کے خلاف زہر اگلنا ہے اگل دیا۔ لیکن یاد رکھو یہ ایسا مکروہ فعل ہے ایسی مکروہ چیز ہے جیسے تم نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔ اور کون ہے جو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے کراہت نہ کرے۔ غیبت یہی ہے کہ کسی کی برائی اس کے پیچھے بیان کی جائے۔ پس اگر اس شخص کی اصلاح چاہتے ہو جس کے بارہ میں تمہیں کوئی شکایت ہے تو علیحدگی میں اسے سمجھاؤ تا کہ وہ اپنی اصلاح کر لے اور پھر بھی اگر نہ سمجھے تو پھر اصلاح کے لئے متعلقہ عہدیدار ہیں، نظام جماعت ہے، امیر جماعت ہے اور اگر کسی وجہ سے کوئی مصلحت آڑے آ رہی ہے یا تسلی نہیں ہے تو مجھ تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل ۲۶ فروری ۲۰۱۰ صفحہ ۷)

خطبہ جمعہ

جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جا رہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔

ہر قسم کی فحشاء سے بچنے، ناحق قتل کو روکنے، یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کرنے اور ماپ تول میں انصاف سے کام لینے سے متعلق قرآنی احکامات کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں تشریح وتفسیر اور احباب جماعت کو اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2ر اگست 2013ء بمطابق 02 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 23ر اگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں سورۃ الانعام کی آیات 152 اور 153 کے حوالے سے مَیں اُن احکامات کے بارے میں بتا رہا تھا۔ جو اُس میں بیان کئے ہوئے ہیں۔ تین امور یعنی شرک سے بچنے، والدین سے حسنِ سلوک اور والدین کے لئے اولاد کی تربیت کی اہمیت کے بارے میں بیان ہوا تھا۔

باقی احکامات جو ان آیات میں ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۔ کہ جو تمہارے رب نے تم پر حرام کئے ہیں۔ ان احکامات کے بارے میں کچھ ذکر کروں گا جو ان آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ بھی شاید آج ختم نہیں ہوں گے۔

بہرحال چوتھی بات جو بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ (الانعام:152) اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔ اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔ اَلْفَوَاحِشَ کے مختلف معنی ہیں۔ اس کے معنی زنا بھی ہیں۔ اس کے معنی زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی اخلاق سے گری ہوئی اور اخلاق کو پامال کرنے والی حرکات کے بھی ہیں۔ اس کے معنی قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں کے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔

پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے، یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں اُن کا سدّ باب کیا گیا ہے۔

اگر زنا کے حوالے سے اس کی بات کریں تو یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی قرآنِ کریم میں دوسری جگہ پر معین سزا بھی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا گناہ اور بے حیائی ہے جس میں ملوّث انسان اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بیوی بچوں کے حقوق بھول جاتا ہے۔ اس کو اس بے حیائی میں پڑ کر خیال ہی نہیں رہتا کہ میرے کیا حقوق ہیں۔ اگر عورت ہے تو اپنے بچوں اور خاوند کے حق اور ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہوتی، اُن کو بھول جاتی ہے۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو معاشرے میں غلاظت اور بے حیائی پھیلانے کا مرتکب ہے۔ غلط وعدے کر کے بعض لوگ ناجائز طور پر تعلقات قائم کرتے ہیں اور جب گھریلو اور خاندانی دباؤ یا معاشرے کے دباؤ یا خود جھوٹے وعدے کی وجہ سے وہ تعلقات بیچ میں ٹوٹ جاتے ہیں تو مَردوں کو تو زیادہ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارا معاشرہ خاص طور پر جو ایشین معاشرہ ہے، وہ مَردوں کی زیادہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن عورت کی زندگی برباد ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی مثالیں اخباروں میں عام آتی ہیں۔ اور پھر ایسے تعلقات کی وجہ سے اولاد ہو جائے تو پھر ایسے لوگ جو ہیں وہ اولاد کو اُس کے حق سے محروم کر کے قتل اولاد کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یا ایسی اولاد قتلِ اولاد کے زُمرہ میں آ جاتی ہے۔

یہاں ان ممالک میں تو اگر پتہ چل جائے تو قانون کچھ نہ کچھ حقوق دلانے کی کوشش کرتا ہے اور دلواتا ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اولاد کو عملاً قتل کر دیتے ہیں۔ اور غریب ملکوں میں تو کوئی حق بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی امیر آدمی ہے اور یہ بے حیائی اور فحاشی کے مرتکب ہوتے ہیں تو تو پھر کوئی قانون اُسے نہیں پوچھے گا۔ ابھی دو دن پہلے ہی پاکستان کے حوالے سے اخبار میں یہ خبر تھی کہ اس طرح کسی کے ہاں ناجائز بچہ پیدا ہوا اور پھر الٹا پولیس نے اُس غریب عورت پر مقدمہ قائم کیا اور مرد کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ وہ صاحبِ حیثیت تھا۔ یہ تو اِکّا دُکّا واقعات ہیں جو باہر نکل آتے ہیں۔ یہ پتہ نہیں کہ کتنے ایسے واقعات ہیں جنہوں نے کئی خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے حکموں سے دُوری کی وجہ سے ہے۔ غیروں کو ہم کیا کہیں، خود مسلمان کہلانے والے اور اسلامی قوانین کا نعرہ لگانے والے ملکوں کا یہ حال ہے کہ وہاں اس قسم کی بے حیائیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں اُن سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آ جاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنوگرافی وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دور کر دیں گی، دین سے دور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔ اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیادار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہو گی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہو گی اور پھر ایسے کھلے عام میل جول سے جب اس طرح لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت بیٹھے ہوں گے تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تیسرا تم میں شیطان ہو گا۔

(سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث نمبر 117)

یہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کی میں نے مثال دی ہے، اس میں فیس بک (Facebook) اور سکائپ (Skype) وغیرہ سے جو چیٹ (Chat) وغیرہ کرتے ہیں، یہ شامل ہے۔ کئی گھر اس سے میں نے ٹوٹتے دیکھے ہیں۔ بڑے افسوس سے مَیں کہوں گا کہ ہمارے احمدیوں میں بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ فحشاء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا کیونکہ شیطان پھر تمہیں اپنے قبضے میں کر لے گا۔

پس یہ قرآنِ کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھنا، اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اُس میں بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کو نہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں اُن سے بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں میں نہیں اُٹھنا بیٹھنا جو آزادی کے نام پر اس قسم کی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور

اپنے قصے اور کہانیاں سناتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی سکائپ (Skype) اور فیس بُک (Facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے جذبات کی رَو میں زیادہ بہ جاؤ گے، تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجامکار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اُس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔

پھر آجکل کے زمانے میں ایک ایسی بے حیائی کو ہوا دی جارہی ہے جو فطرت کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کر دیا تھا۔ حکومتیں اب ایک ہی جنس کی شادی کے قانون بنا رہی ہیں۔ یعنی فحشاء کو ہوا دینے اور پھیلانے کی حکومتی سطح پر کوشش کی جارہی ہے اور قانون بنائے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتوں کے سربراہ وزیر اعظم یہ کہتے ہیں کہ ہم چاہیں گے کہ اب تمام دنیا میں ہم جنسوں کی شادی کا قانون بنے اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اس بارے میں دنیا میں کوشش کریں گے۔ ایک وزیر اعظم کی طرف سے اس طرح کا بیان آیا تھا۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔

پھر ایک ملک کے بڑے پادری ہیں جو غالباً ساؤتھ افریقہ کے ہیں۔ حالانکہ افریقن اب تک یہی کہتے رہے ہیں کہ اس قسم کی غیر فطری شادیاں جو ہیں وہ نہیں ہونی چاہئیں اور یہ قانون نہیں بننے چاہئیں۔ اور پھر یہ پادری صاحب جو بائبل پڑھنے والے، اُس کا پرچار کرنے والے، اُس کی تعلیم دینے والے ہیں، جس میں خود یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے قوم تباہ ہوئی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے شادی کرنے والے جوڑے جنت میں نہیں جائیں گے تو پھر میں جہنم میں جانا پسند کروں گا۔ تو یہ ان کا حال ہو چکا ہے۔

یہ آجکل کی دنیا میں فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ یہ جو فحاشی ہے، اگر اسی طرح سرِ عام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دنیا نے رُخ نہ کیا، اس کی طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔ یہ اس دنیا کو بھی یقیناً جہنم بنائے گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اُس نے کیا سلوک کرنا ہے۔ بلکہ اب جو میڈیکل ریسرچ ہے اُس میں واضح طور پر یہ کہا جانے لگا ہے کہ ایڈز کا مرض ایسے لوگوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جو مَردوں مَردوں اور عورتوں عورتوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سزا دینے کے طریقے مختلف ہیں۔ ضروری نہیں کہ اگر ایک قوم کو پتھروں کی بارش برسا کر سزا دی تھی تو ہر قوم کو اسی طرح سزا دی جائے۔ HIV یا ایڈز کی یہ بیماری ایسی ہے جو دردناک اور خوفناک انجام تک لے جاتی ہے۔

پس جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ دنیا دار تو اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ دنیا دار اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ایک ایسے طبقہ کو خوش کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے، پوری دنیا کو فحشاء میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کا انجام پھر تباہی ہے۔ ان لوگوں کی ہمدردی کے لئے ہمیں انہیں بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا بھی ہے، اُس نے مغفرت کا راستہ کھلا رکھا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۔وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (آل عمران:136) کہ اور وہ لوگ جو کسی بے حیائی کے مرتکب ہوں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

فحشاء پر اگر اصرار نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ پس ہر قسم کے فحشاء جن کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا اس سے خود بھی بچنے اور بچنے کے راستے دکھانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اُس کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادتی نہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں اُن کا خدا آمرزگار ہوگا۔ (یعنی وہ بخشنے والا خدا ہے) اور گناہ بخش دے گا۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25۔26)

اللہ کرے ہر وہ شخص جو فحشاء میں مبتلا ہے، اُسے عقل آجائے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائے۔ اس بات کی وضاحت کی میں بہت ضرورت محسوس کر رہا تھا اس لئے میں نے اس کی کچھ وضاحت کی ہے کیونکہ یہ سوال آجکل بہت عام ہو چکا ہے۔

پھر اگلا حکم خدا تعالیٰ نے ان آیات میں یہ دیا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ۔ (الانعام:152) اور کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے، قتل نہ کرو۔ یہ حکم اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ معاشرے کے حقوق ادا کرو۔ اپنے بھائیوں، اپنے دوستوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے حقوق عدل و انصاف سے ادا کرو۔ قتل صرف جان کا قتل نہیں ہے بلکہ تعلقات کو توڑنا، ناانصافی سے دوسروں کے حقوق پامال کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ دوسروں کو جذباتی طور پر مجروح کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ کسی کو اتنا زیادہ ذلیل و رسوا کرنا کہ گویا عملاً اُسے قتل کر دیا ہے، یہ بھی اسی زمرہ میں آتا ہے۔ اُس کی عزتِ نفس کو برباد کر دینا، یہ بھی قتل ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی قتل ہوتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب قتل ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے۔ ہر قتل کا آخری نتیجہ معاشرے میں فتنہ و فساد اور محرومیاں ہیں اور یہ چیزیں خدا تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِلَّا بِالْحَقِّ سوائے اس کے جو سزا کا حقدار ہے، لیکن اس کے لئے بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ بدلے لینے کے لئے، اپنے کینے اور بغض نکالنے کے لئے قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ جو سزا کا حقدار ہے اُسے سزا دی جائے تو اس قدر سزا جتنا اُس کا جرم ہے۔ اور اس لئے سزا دی جائے کہ جرم کرنے والے کی اصلاح ہو اور معاشرے کا بہتر حصہ بن کر معاشرے کے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ لیکن یہاں بھی یہ بات واضح ہو کہ سزا دینے اور بدلے لینے کا حق ہر ایک کو نہیں ہے بلکہ قانون کو ہے۔ اور قانون انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سزا دے، نہ کہ ظلم کرتے ہوئے۔ حتی کہ کسی قاتل کی سزا جو ہے اُس کا اختیار بھی کسی شخص یا مقتول کے ورثاء کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حق قانون کا ہے۔ یہ قانون تو آجکل بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت پہلے سے یہ حکم دیا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تم اپنے مجرم کو سزا دو۔ اور اگر ایک قاتل کو بھی پھانسی کی سزا دینی ہے تو ایک قانون ہی دے گا۔ اسی طرح معاشرے میں قانون کے تحت دوسری سزائیں ہیں، قتل کا اگر ایک مطلب تعلقات کو ختم کرنا یا مقاطعہ کرنا یا بائیکاٹ کرنا ہے تو یہ اختیار بھی ذمہ دار ادارے کو ہے۔ ہماری جماعت میں بھی اگر سزا کا نظام رائج ہے تو اصلاح کے لئے، نہ کہ کسی ظلم اور زیادتی کے لئے۔ یا کسی بھی قسم کی ایسی سزا جو دی جاتی ہے وہ اصلاح کے لئے دی جاتی ہے، کسی ظلم کے لئے نہیں دی جاتی۔ کیونکہ یہ ناحق ظلم و زیادتی جو ہے یہ بھی قتل کے مترادف ہے۔ یہ میں نے دیکھا ہے اور کئی دفعہ نوٹ بھی کیا ہے کہ اگر فریقین میں مسئلہ پیدا ہو جائے، لڑائی ہو جائے، مقدمہ بازی ہو جائے تو ظاہر ہے کہ فیصلہ کرنے والا ادارہ اپنی عقل اور شواہد کے مطابق ایک فریق کو ذمہ دار قرار دے گا، قصوروار قرار دے گا۔ اور اُس کے لئے پھر اس کی سزا کی بھی سفارش ہوتی ہے۔ تو جو دوسرا فریق ہے، جس کو نقصان پہنچا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ اس بات پر ناراض ہو جاتا ہے کہ تھوڑی سزا دی ہے، اس سے زیادہ دیں۔ یعنی فیصلہ اُن کے مطابق ہو۔ اگر اسی طرح فریقین کو فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے تو ایک قتل کے بعد دوسرا قتل ہوتا چلا جائے گا۔ اور قرآن ہمیں یہ کہتا ہے کہ تم اس سے بچو۔ اصل مقصد سزا کا معاشرے سے ظلم کو ختم کرنا ہے اصلاح کرنا ہے، ظالم کو اپنے ظلم کا احساس دلانا ہے۔ اور دو مومنوں کے درمیان اگر ایسا مسئلہ ہے تو ظاہر ہے اُن کو جب احساس دلایا جائے تو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ پس یہ اصل غرض ہے یا سزا کا اصل مقصد ہے کہ اصلاح کی جائے اور اس ناحق قتل کو روکا جائے جو آپس کے جھگڑوں اور فسادوں کی وجہ سے معاشرے میں پیدا ہوتا ہے۔

اس کے بعد میں اب اگلے حکم پر آتا ہوں جو اُس سے اگلی آیت میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ (الانعام:153) اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس طریق کے جو اچھا ہے۔ اب یہاں خدا تعالیٰ معاشرے کے کمزور ترین طبقہ کے حق کی حفاظت کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ اگر صرف یہی ہو کہ تم نے یتیم کے مال کے قریب بھی نہیں جانا تو یتیم کے

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY

Kewal krishan & Karan Luthra

Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian

Ph.9888 594 111, 8054 893 264

E-mail: luthrajewellers@live.com

Since 1948

سرمائے یا جائیداد کے ضائع ہوجانے کا بھی خطرہ ہوسکتا ہے۔اس لئے فرمایا کہ یتیم کے مال تک تمہاری پہنچ احسن طریق پر ہو۔اس طرز پر یتیم کے مال کو دیکھو کہ حتی الوسع کسی نقصان کا احتمال نہ ہو۔یتیم کی جائیداد کو اُجاڑنے اور ختم کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ یتیم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اُس کی جائیداد اور مال کا استعمال کرو۔

پس یہ لازمی حکم ہے کہ یتیم کے مال کی حفاظت کا انتظام تم نے کرنا ہے۔ایک امین کی حیثیت سے قریبی عزیزوں نے، یا جس کے سپرد بھی یتیم کی ذمہ داری کی جائے، اُس نے یتیم کے مال کی حفاظت کرنی ہے، اُس کا خیال رکھنا ہے۔جماعت نے اُس کے مال کی حفاظت کرنی ہے اور خیال رکھنا ہے۔معاشرے نے اور ملک کے قانون نے اُس کے مال کی حفاظت کرنی ہے اور خیال رکھنا ہے۔کس طرح حفاظت کرنی ہے؟ اُس کے لئے بہت ساری صورتیں ہیں۔یتیموں کے مالوں کو اس طرح استعمال کرو یا کاروباروں میں لگاؤ کہ وہ مال بڑھیں تاکہ یتیموں کو، اُس گروہ کو جو ابھی اتنی عقل نہیں رکھتا، اُن بچوں کو جن کے ماں باپ کا سایہ اُن کے سر پر نہیں ہے فائدہ ہو۔جن کی جائیدادیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے، اُن کو احسن طریق پر اس طرح استعمال کرو، اس طرح انویسٹ (Invest) کرو، اس طرح کاروباروں میں لگاؤ کہ وہ مال بڑھے۔پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو یتیم کے مال کی حفاظت کا حکم دے کر عزیزوں اور معاشرے پر ڈالی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور بہانے بہانے سے یتیم کے مال کو کھانے کی کوشش کرتے ہو، تو اس کی بڑی سخت سزا ہے۔فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا۔ (النساء:11) اور جو لوگ ظلم سے یتیموں کے مال کھاتے ہیں، وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔اور پھر فرمایا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا۔ (النساء:11) اور وہ یقیناً شعلہ زن آگ میں داخل ہوں گے۔

قرآنِ کریم کے احکامات ایسے نہیں کہ صرف ایک فریق کا حق دلائیں تو دوسرے کا حق غصب کر لیں۔اگر یہ حکم ہے کہ یتیموں کا مال ناجائز طریقے سے کھا کے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہو تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے امانت اور دیانت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر یتیم کے مال میں سے کچھ خرچ کر رہے ہو تو پھر یہ ظلم نہیں ہے۔فرمایا کہ یتیم کی پرورش پر خرچ ہوتا ہے، اُس کی تعلیم پر، اُس کی تربیت پر جو خرچ ہوتا ہے، یہ خرچ کرنے کی تو اجازت ہے لیکن دیکھو ظلم نہ کرنا۔امانت میں خیانت کرنے والے نہ بننا۔فرمایا لَا تَأْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا۔ (النساء:7) اُن کے جوان ہونے کے خوف سے اُن کے مال ناجائز طور پر اور جلدی جلدی نہ کھا جاؤ۔فرمایا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ (النساء:7) اور جو کوئی صاحبِ حیثیت اور مالدار ہو، وہ اس مال سے بکلی اجتناب کرے۔لیکن اگر کوئی مجبور ہے، تعلیم اور جو دوسرے اخراجات اُس پر ہو رہے ہیں، وہ برداشت نہیں کر سکتا تو اُس کے بارے میں فرمایا کہ فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ۔ (النساء:7) پس وہ مناسب طور پر اس مال میں سے لے سکتا ہے۔اور مناسب کیا ہے؟ اُس یتیم پر جو اصل خرچ ہو رہا ہے وہ یا اگر کسی کی بالکل ہی فقیری کی حالت ہے اور گزارہ بھی نہیں ہوتا اور پرورش کی وجہ سے اُس کی ذمہ داری چوبیس گھنٹے اُس کی نگہداشت پر ہے تو معمولی حق الخدمت لیا جاسکتا ہے۔پس اس مال کے خرچ کی اس حد تک اجازت ہے۔لیکن جو اُس مال کی حفاظت اور اُسے بڑھانے کا حکم ہے اُسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور سچے امین اور سچے نگران کا حق ادا کرنا چاہئے۔فرمایا حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ۔ (الانعام:153) یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت اور مضبوطی کی عمر کو پہنچ جائیں اور اپنے مال اور جائیداد کا انتظام و انصرام سنبھال سکنے والے ہوں۔

پس یہ حق ہے جو یتیم کا قائم ہے۔ایک کمزور طبقے کا قائم ہے کہ اُس کے عاقل بالغ ہونے تک اُس کی جائیداد کی، اُس کے مال کی حفاظت کی جائے اور پھر جب وہ اُسے سنبھالنے کے قابل ہو جائے تو اُسے اُس کا مال لوٹا دیا جائے۔یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ بعض دفعہ کوئی یتیم بالغ ہونے کے بعد عقل کے لحاظ سے اس سطح پر نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مال کی حفاظت کر سکے۔تو پھر اُس وقت تک، جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے، یا اگر بالکل ہی غبی ہے تو پھر مستقل طور پر اُس کے مال کی حفاظت فرض بنتا ہے۔ایسے لوگ بھی ہیں جو باوجود غبی ہونے کے شادی کے قابل ہوتے ہیں۔اگر اُن کی شادی ہو جاتی ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے تو پھر اولاد کے جوان ہونے تک عزیزوں کا یا معاشرے کا اور جماعت کا یہ کام ہے کہ اس ذمہ داری کو نبھائیں اور ان کے مال کی حفاظت کریں۔

کمزوروں اور یتیموں کے حق اور پرورش کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں، اُن کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کردے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال اُس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور اس مال میں سے بقدر ضرورت اُن کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو اور اُن کو اچھی باتیں قولِ معروف کی کہتے رہو۔یعنی ایسی باتیں جن سے اُن کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے اُن کے مناسب حال اُن کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے اُن کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اَور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسبِ حال اُن کو پختہ کردو۔غرض ساتھ ساتھ اُن کو تعلیم دیتے جاؤ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ اُن میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہوگئی ہے تو اُن کا مال اُن کے حوالہ کرو اور فضول خرچی کے طور پر اُن کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے، ان کے مال کا نقصان کرو۔جو شخص دولتمند ہو اُس کو نہیں چاہئے کہ اُن کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 346۔347)

فرمایا کہ: "عرب میں مالی محافظوں کے لئے یہ طریق معروف تھا کہ اگر یتیموں کے کارپرداز اُن کے مال میں سے لینا چاہتے تو حتی الوسع یہ قاعدہ جاری رکھتے کہ جو کچھ یتیم کے مال کو تجارت سے فائدہ ہوتا اُس میں سے آپ بھی لیتے۔رأس المال کو تباہ نہ کرتے۔سو اسی عادت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی ایسا کرو۔اور پھر فرمایا کہ جب تم یتیموں کو مال واپس کرنے لگو تو گواہوں کے رُوبرو اُن کو اُن کا مال دو اور جو شخص فوت ہونے لگے اور بچے اُس کے ضعیف اور صغیر السن ہوں تو اُس کو نہیں چاہئے کہ کوئی ایسی وصیت کرے کہ جس میں بچوں کی حق تلفی ہو۔جو لوگ ایسے طور سے یتیم کا مال کھاتے ہیں جس سے یتیم پر ظلم ہو جائے تو وہ مال نہیں بلکہ آگ کھاتے ہیں اور آخر جلانے والی آگ میں ڈالے جائیں گے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 346۔347)

فرمایا: "اب دیکھو خدا تعالیٰ نے دیانت اور امانت کے کس قدر پہلو بتلائے۔سو حقیقی دیانت اور امانت وہی ہے جو ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے ہو اور اگر پوری عقل مندی کو دخل دے کر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہ ہو تو ایسی دیانت اور امانت کئی طور سے چھپی ہوئی خیانتیں اپنے ہمراہ رکھے گی"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 346۔347)

اگر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہیں رکھا گیا تو پھر اس میں چھپی ہوئی خیانت بھی آجائے گی۔پس بہت محتاط ہو کر یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جب تقویٰ کے بارے میں بار بار تلقین فرماتا ہے تو اس لئے کہ اپنے جائزے لو اور دیکھو کہ کمزوروں کے حق ادا ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے۔امانت اور دیانت کے معیاروں کو پرکھتے رہو۔یہ نہ ہو کہ ان کے نیچے چھپی ہوئی خیانتیں ہوں جو آگ کے گولے پیٹ میں بھرنے کا باعث بن جائیں۔

پھر خدا تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ۔ (الانعام:153) اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو۔یہاں اب عمومی طور پر اپنے کاروباروں کو انصاف اور ایمانداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرنے کا حکم ہے۔پہلے یتیموں اور کمزوروں کا حق قائم کیا اور ایمانداری سے اُن کا حق ادا کرنے کا حکم دیا تو اب آپس کے کاروباروں کو صفائی اور ایمانداری سے بجالانے کا حکم ہے۔کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔اگر دوسرا فریق لاعلم ہے تب بھی دھوکہ نہ ہو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کوئی جنس بیچ رہے ہو تو اگر جنس میں کسی قسم کی کمی ہے تو اُس کو سامنے رکھو تاکہ خریدار کو پتہ ہو کہ جو مال میں خرید رہا ہوں، اُس میں یہ نقص ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب من باع عیبا فلیبینہ حدیث 2246)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اعداء کا وجود ہمارا نقارہ ہے یہ انہی کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ایک دوسری جگہ کاروباری لین دین اور ماپ تول کے صحیح کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (بنی اسرائیل:36) یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھی ہے۔ یعنی اچھے تاجر صحیح ماپ تول کرنے والے تاجر کی شہرت بھی اچھی ہوتی ہے اور اُس کے پاس پھر زیادہ گاہک بھی آتے ہیں۔ نتیجۃً اُس کا کاروبار بڑی تیزی سے ترقی کرتا ہے۔ اگر دھوکہ ہو تو کاروبار ختم ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری جگہ یہ بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو دھوکہ دہی ہے یہ فساد کا باعث بنتی ہے لیکن مشکل یہ ہے بلکہ افسوس یہ ہے کہنا چاہئے کہ جتنا زیادہ قرآن کریم نے احکام کھول کھول کر بیان فرمائے ہیں اتنے ہی مسلمان اُس ایمانداری کے معیار سے نیچے گرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہاں تو مسلمانوں کے ایمان کا اور امانت اور دیانت کا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے گھوڑے کو بیچنے کے لئے بازار میں لایا اور کہا کہ اس کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ اور ایک دوسرے صحابی نے اُسے دیکھا اور پسند کیا اور کہا کہ میں اُسے خریدوں گا، یہ مجھے پسند ہے لیکن اس کی قیمت پانچ سو درہم نہیں ہے۔ وہ آدمی سوچتا ہے کہ شاید کم بتائے بلکہ بالکل الٹ فرمایا کہ یہ ایسا اعلیٰ گھوڑا ہے کہ اس کی قیمت دو ہزار درہم ہونی چاہئے۔ اس لئے میرے سے دو ہزار درہم لے لو۔ اب بیچنے والے اور خریدنے والے کی بحث چل رہی ہے۔ بیچنے والا پانچ سو درہم سے اوپر نہیں جا رہا اور خریدنے والا دو ہزار درہم سے نیچے نہیں آ رہا۔ (ماخوذ از المعجم الکبیر للطبرانی جلد دوم صفحہ 335-334 ابراھیم بن جریر عن ابیہ حدیث 2395 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

تو یہ معیار تھا جو مسلمانوں کا تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور آپ کے صحابہ کی صحبت میں رہنے والوں کا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنا بھی ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب وہ 19-20 سال کے تھے تو سیر کے لئے کشمیر گئے۔ وہاں ایک قسم کے اونی قالین بنائے جاتے ہیں جو خاص طور پر بڑے مشہور ہیں۔ وہ اُنہیں پسند آئے۔ کچھ عرصہ انہوں نے ٹھہرنا تھا، سیر کرنی تھی۔ اس لئے سیر کے لئے چلے گئے۔ انہوں نے جس شہر میں قالین دیکھے تھے وہاں قالین بنانے والے ایک شخص نے کہا کہ میں بہت اعلیٰ بناتا ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے مجھے تحفہ لے جانے کے لئے تین چار ایسے قالین بنا دو اور اُس کا سائز بتایا۔ کہتے ہیں جب میں واپس آیا تو جو سائز بتائے تھے اُن سے ہر قالین ہر طرف سے، چوڑائی میں بھی، لمبائی میں بھی چھوٹا تھا اور کافی فرق تھا۔ چھ چھ انچ، فُٹ فُٹ چھوٹا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہیں میں نے یہ سائز بتایا تھا، یہ سامنے گواہ ہیں، ان کے سامنے بتایا تھا، اُس کے باوجود تم نے اس کے مطابق نہیں بنایا اور قیمت تم اتنی مانگ رہے ہو۔ تو بجائے اس کے کہ شرمندہ ہوتا، یہ کہتا کہ ٹھیک ہے قیمت کم کر دیں۔ کہنے لگا میں مسلمان ہوں اور بار بار یہی رَٹ لگائے جائے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم نے ایسا بنایا ہے اور ویسا بنایا ہے۔

(ماخوذ از تقریر سیالکوٹ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 109-108)

تو اب جب بھی غلط کام ہو، مسلمان کہہ کر اُس کو جائز کرنا، یہ عام ہو گیا ہے۔ اور پھر یہ پرانی بات نہیں ہے۔ مجھے بھی ایک شخص جو چاول کے کاروبار میں تھے، بتانے لگے کہ ہم پاکستانی اچھا باسمتی چاول جب باہر بھیجتے ہیں تو اُس میں دوسرا کم درجے کا لمبا چاول کس طرح شامل کرتے ہیں اور وہ طریق کار یہ ہے کہ ایک لوہے کا آٹھ نو انچ کا ٹین کا پائپ ہوتا ہے، اُس کو بیگ کے درمیان میں رکھتے ہیں اور اُس پائپ کے اندر کم درجے کا چاول بھرتے ہیں اور اس کے ارد گرد اعلیٰ کوالٹی کا چاول بھیجتے ہیں۔ اور باہر سے جب وہ دیکھتے ہیں تو اعلیٰ کوالٹی ہوتی ہے، باسمتی چاول ہوتا ہے، اور کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ جب پائپ اُس کے بعد نکال لیتے ہیں وہ مکس (Mix) ہو جاتا ہے، یہ بھی نہیں خیال ہوتا کہ اندر کوئی چیز پڑی ہے۔ چاول بہر حال چاول ہے۔ تو کاروباروں کی یہ حالت ہے۔ اسی وجہ سے ایک عرصہ پہلے سے ہندوستانی مارکیٹ نے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ ہندوستان کا چاول پاکستان سے کم کوالٹی کا ہے۔ اور اب شاید کچھ ایکسپورٹر، کیونکہ احمدی بھی ایکسپورٹ کرتے ہیں، خود بہتر کوالٹی کا لے کر آتے ہوں تو لاتے ہوں۔ نہیں تو اس چور بازاری کی وجہ سے باہر کی مارکیٹ نے پاکستانی ایکسپورٹر سے چاول لینا ہی بند کر دیا ہے۔ ان کو اب پتہ لگ گیا ہے کہ اس طرح یہ دھوکہ دہی ہوتی ہے۔ اس لئے اب ہندوستانی ایکسپورٹر جو ہے وہی چاول خریدتا ہے، اُس کی گریڈنگ (grading) کرتا ہے اور پھر آگے بھیجتا ہے۔ اور یہ سوچتے ہی نہیں کہ کاروبار میں اس سے برکت بھی نہیں رہتی اور کاروبار بھی ختم ہو گیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے اُسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے سودے میں برکت دے گا۔ اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لیں، خریدنے والا بھی اور بیچنے والا بھی اور کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب اذا بین البیعان و لم یکتما و نصحا حدیث 2079)

پس اگر برکت حاصل کرنی ہے تو پھر امانت اور دیانت کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔ اور یہ تقاضے پورے کرتے ہوئے کاروبار کرنا یہی ایک اچھے مسلمان کا شیوہ ہونا چاہئے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو۔ یعنی کہ اگر کچھ زیادہ بھی چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الرجحان فی الوزن حدیث 2222)

پس یہ تجارتی امانت کا معیار ہے جو ایک مسلمان کا ہونا چاہئے۔ اگر تاجر امانت دار ہو، صحیح طرح کاروبار کرنے والا ہو تو پھر جو اُس کا مقام ہے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ کتنا بڑا مقام ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

(سنن الترمذی کتاب البیوع باب ما جاء فی التجار و تسمیۃ النبی ﷺ ایاھم حدیث نمبر 1209)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنی امانت اور دیانت کے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدی بھی بہت سارے کاروباروں میں ملوث ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگیاں گزار رہے ہیں؟ کیا ہم بھی اپنوں میں کمزوروں کے حقوق ادا کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے کاروباروں میں انصاف اور دیانتداری سے کام لے رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے آپ کو برائیوں سے بچانے والے ہیں؟ یہ رمضان جو آتا ہے تو اس میں جب نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو ان باتوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ہر قسم کی ان برائیوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، اُن سے رکنے والے ہوں۔

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

Neuwied شہر کے میئر کی طرف سے شہر کے ٹاؤن ہال میں حضورانور کے اعزاز میں استقبالیہ۔ میئر اور لارڈ میئر کے ایڈریسز میں مسجد بیت الرحیم کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار اور حضورانور کی طرف سے جوابی ایڈریس میں انتظامیہ کے تعاون پر اظہار تشکر۔

حضورانور کی مسجد بیت الرحیم آمد۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ خصوصی تقریب میں Neuwied شہر کے لارڈ میئر کا ایڈریس۔ مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور جماعت احمدیہ کی مساعی پر خراج تحسین۔

……اسلام امن، پیار، محبت اور بھائی چارہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں۔ اس چیز کا احساس پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں اور اس علاقہ میں پھیلائیں۔ آپس میں بھی پیار، محبت اور بھائی چارہ کا سلوک پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔
(مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضورانور کا خطاب)

……انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ……ٹی وی اور اخبارات میں مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کی خبریں۔

(جرمنی میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) قسط: ششم

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

25 جون بروز منگل 2013ء

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے ''بیت السبوح'' کے مسجد ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد برائے دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف آجکل جلسہ سالانہ جرمنی میں بطور مہمان مقرر شمولیت کے لئے جرمنی آئے ہوئے ہیں۔

بعد ازاں سوا بارہ بجے فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعتوں کے علاوہ Heidelberg, Kassel, Neuss, Goddelau, Wavern, Mannheim, Wisbaden, Düsseldorf, Ginsheim, Ellwangen, Frankenthal, Flörsheim, Bensheim اور Offenbach کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 36 فیملیز کے 114 افراد اور 41 افراد نے انفرادی طور پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضورانور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

Neuwied شہر کے ٹاؤن ہال میں میئر کی طرف سے استقبالیہ

آج پروگرام کے مطابق شہر "Neuwied" میں ''مسجد بیت الرحیم'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔ اس تقریب میں شرکت سے قبل Neuwied شہر کے میئر Mr.Reiner Kilgen نے اپنے ٹاؤن ہال میں حضورانور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

سوا پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے Neuwied کے لئے روانہ ہوا۔ Neuwied کا یہاں سے فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پینتیس منٹ پر ٹاؤن ہال Neuwied میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری ہوئی۔ اس شہر کے میئر پہلے سے ہی ٹاؤن ہال کے باہر حضورانور کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے میئر Reiner Kilgen نے آگے بڑھ کر حضورانور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹاؤن ہال کی چھٹی منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک کانفرنس ہال میں Reception کا اہتمام کیا گیا تھا۔ میئر کے ساتھ کونسل کے بعض ممبران اور سٹاف ممبران بھی تھے۔

Neuwied شہر کے میئر کا استقبالیہ ایڈریس

میئر نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا استقبال کر رہے ہیں اور آج آپ ہمارے ہاں موجود ہیں۔

یہ بات ہمارے لئے نہایت فخر کا موجب ہے کہ آج جبکہ Neuwied شہر میں مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے کچھ وقت نکالا ہے اور ہمارے سٹی ہال میں تشریف لائے ہیں۔

میئر نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کا تعارف کروایا جن میں بعض دوسرے علاقوں کے میئر تھے، کونسلر تھے اور کیتھولکس فرقہ کے پادری تھے اور Evangelical چرچ کے پادری تھے۔

تعارف کروانے کے بعد میئر نے کہا کہ میں تمام میڈیا اور ٹیلیویژن کے نمائندگان کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور میں آج جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کی مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے لئے ایک انتہائی خوشی کا دن ہے اور آج کی مسجد کی افتتاحی تقریب ہمارے اس شہر کے لئے بھی بہت اہم ہے میئر نے کہا ہمارے اس شہر کی بنیاد سترھویں صدی میں رکھی گئی۔ اُس وقت اس شہر کے بانی Friedrich 3 zu Wied نے اس شہر کو بہت سے حقوق دلوائے جن میں سے سب سے اہم حق مذہبی آزادی کا تھا۔

ہمارا یہ شہر Neuwied آغاز سے ہی اُن لوگوں کے لئے ایک پناہ گاہ ہے جن پر مذہب کی وجہ سے ظلم کیا جاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر مختلف اقوام کے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ان لوگوں نے مل کر ایک کمیونٹی بنائی جو مختلف مذاہب کے افراد پر اور مختلف اقوام کے لوگوں پر مشتمل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہمارے شہر میں ایک خاص رواداری کا معیار قائم ہوا ہے۔ اور اس طرح یہ شہر اپنے اندر Integration کی ایک خاص قوّت رکھتا ہے۔

میئر نے کہا: یہودیوں کی کمیونٹی کو بھی جرمنی میں بہت سے مظالم سہنے پڑے اور اب ان کی کمیونٹی دوبارہ مضبوط ہوئی ہے جس کی ہمیں بہت خوشی ہے کیونکہ اس طرح ہم دوبارہ واپس ان دنوں کی طرف چل رہے ہیں جو پہلے ہمارے شہر کو نمایاں کرتے تھے اور یہ بھی ایک باعث ہے جس کی وجہ سے ہمیں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر پر خوشی ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہمارا تو یہ نظریہ ہے کہ انسانی حقوق میں مذہبی آزادی انتہائی اہم ہے اور انسان صرف اسی ملک کو اپنا وطن قرار دے سکتا ہے جہاں اُسے مذہبی آزادی دی جائے۔

میئر موصوف نے کہا: اس حوالہ سے میں آپ کو دوبارہ مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنی مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔ اور ہم سب اب اس کی افتتاحی تقریب کے منتظر ہیں اور اب چونکہ لوگ مسجد میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے میں اپنی گزارشات کا اختتام کرنا چاہتا ہوں اور میں خلیفۃ المسیح کا دوبارہ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سٹی ہال میں تشریف لائے۔

میئر نے کہا: بہت سے لوگ اس شہر میں ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے بعض اہم کام سرانجام دیئے۔ اٹھارھویں صدی میں دو مشہور بڑھئی تھے جو فرنیچر آرٹ کے ماہر تھے۔ ان کے نمونہ پر آج بھی ایک مشہور آرٹسٹ لکڑی کی اشیاء تیار کرتا ہے۔ چنانچہ میئر نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک لکڑی کا بکس پیش کیا جس پر آرٹ کا کام کیا گیا تھا۔ بعد ازاں میئر نے کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہوگی کہ خلیفۃ المسیح بھی ہم سے مخاطب ہوں۔

میئر کے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضورانور کا خطاب

میئر کے اس استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں جس طرح تعارف انہوں نے اپنے ساتھیوں کا کروایا تھا، مجھے اتنا لمبا introduce کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب جرمنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نیشنل امیر کو تو یہ جانتے ہیں۔ پھر داؤد مجوکہ صاحب اور حیدر علی ظفر صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ ان کے ایگزیکٹو ممبر ہیں اور مشنری ہیں۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس طرح انہوں نے بتایا کہ یہ شہر اُن لوگوں نے آباد کیا جن کو کہیں مذہبی پرسیکیوشن کا یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور جماعت احمدیہ کے ممبران جو پاکستان سے آئے ہیں، ان کا آنا بھی اسی وجہ سے ہوا کہ انہیں مذہبی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اس شہر کی جو

روایات تھیں، مذہبی آزادی تھی، اب اس کو سارے ملک نے اپنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورے ملک میں مذہبی آزادی ہے اور ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم اس آزادی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

میں دوبارہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے میئر، ان کے کونسل کے ممبران کی مدد کے بغیر مسجد کی تعمیر ممکن نہیں تھی۔ آپ لوگوں کا جو خاص تعاون تھا، اس کی وجہ سے ہم اس شہر میں مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہو سکے۔ اور اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ انشاء اللہ ہمارے دوستانہ ماحول کے اور آپس میں integration کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر میئر کا شکریہ ادا کیا۔

لارڈ میئر کا ایڈریس

بعد ازاں Mr. Nikolaus Ruth, Lord Mayor نے بھی مختصر ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: سب سے پہلے تو میں خلیفۃ المسیح کے ان الفاظ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے ہم سے کہے۔ اس سے قبل کہ خلیفۃ المسیح Golden Book میں کچھ لکھیں میں احمدیہ جماعت Neuwied کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے "Inter Religious Dialogue" میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور شہر کی کمیونٹی کی بہت سے معاملات میں اور Social Work میں مدد کی۔ اس کے علاوہ میں جماعت احمدیہ کو Corporation Status کے حصول کی بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی باہمی اخوّت کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر پر لارڈ میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور Golden Book میں کچھ لکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Golden Book میں اپنے دستخط فرمائے۔

لارڈ میئر کے ایڈریس کے جواب میں حضور انور کا ایڈریس

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے جواب میں فرمایا لارڈ میئر کے ایڈریس کا بھی شکریہ! اور یہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے کہ تمام مذاہب مل جل کر رہیں تا کہ دنیا کے امن میں مذہب جو اپنا کردار ادا کر سکتا ہے وہ اچھی طرح ادا کرے۔

جماعت احمدیہ کا تو ہمیشہ سے یہ مؤقف رہا ہے بلکہ بانی جماعت احمدیہ نے ہمیشہ یہی کہا اور اس کے لئے ایک دفعہ ایک جلسہ منعقد ہوا، اور اس میں بھی تجویز ہوئی کہ ہر مذہب اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور کسی دوسرے مذہب پر اعتراض نہ کرے تا کہ انسانیت کی جو قدریں ہیں وہ ہمیشہ قائم رہیں اور لوگوں کے دلوں میں مذہب کے بارے میں جو شکوک و شبہات ہیں وہ دور ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اور ہم احمدی مسلمان چونکہ ہر مذہب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا سمجھتے ہیں اس لئے ہم ہر مذہب والے کی قدر کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ہر مذہب کا ماننے والا، اپنے مذہب کی بنیادوں پر اپنے عمل کو قائم کرتا چلا جائے۔ مجھے امید ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا، انشاء اللہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ ہم مزید ایک دوسرے سے محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا سلوک کریں گے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Reception کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹی ہال سے باہر تشریف لے آئے اور میئر صاحب حضور انور کو گاڑی تک چھوڑنے آئے اور الوداع کہا۔

حضور انور کی مسجد بیت الرحیم آمد

یہاں سے مسجد بیت الرحیم کے لئے روانگی ہوئی جو شہر کے دوسرے حصّہ میں پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سے پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ مختلف چوراہوں اور راستوں پر پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلز نے پہلے سے ہی راستہ بلاک کیا ہوا تھا۔ اس طرح صرف پانچ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الرحیم'' (Neuwied) تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے آج دوپہر سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرّتوں کا دن آیا تھا۔ ان کی بستی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگ خوبصورت لباس پہنے ہوئے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت نے بلند آواز سے نعرے بلند کئے، خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت پایا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔

لوکل صدر جماعت سعادت احمد خان صاحب، ریجنل مبلغ سلسلہ سیّد حسن طاہر بخاری صاحب، ریجنل امیر ناصر بشیر صاحب اور نگران تعمیر مسجد عبد الرحمن خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ سٹی میئر Mr. Reiner Kilgen اور ڈسٹرکٹ میئر Mr. Hahn نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور اپنے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے حوالہ سے منعقدہ خصوصی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سات بج کر 45 منٹ پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لبیب محمود صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم Wasib احمد صاحب نے پیش کیا اور بعد ازاں اردو ترجمہ مکرم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر Neuwied اٹھارھویں صدی کے وسط تک ایک گاؤں کی شکل میں اس علاقہ میں آباد تھا۔ اس شہر نے آہستہ آہستہ ترقی کی اور صنعتی طور پر ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ اس شہر کی آبادی 65 ہزار افراد تک پہنچ چکی ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا آغاز 1985ء میں ہوا۔ اُس وقت صرف سترہ افراد تھے۔ اس جماعت کے پہلے صدر افضال احمد عابد صاحب تھے اور قیصرہ عابد صاحبہ صدر لجنہ تھیں۔ جماعت کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی۔ اب یہاں اس شہر میں 160 افراد پر مشتمل جماعت ہے۔ اور احمدیوں کی اکثریت جرمن نیشنل ہو چکی ہے۔

جب اس شہر کے میئر کو مسجد تعمیر کرنے کا پلان پیش کیا گیا تو میئر نے ہماری مدد کی اور ہر طرح سے تعاون کیا۔

جون 2007ء میں جب تعمیراتی ادارہ کی طرف سے مسجد کی تعمیر کی اجازت ملی تو تین ماہ کے اندر اندر سٹی کونسل کو شہر کے باشندوں کی طرف سے تعمیر مسجد کے خلاف شکایت ملی۔ چنانچہ جماعت نے اس کے ردّ عمل میں مختلف جگہوں پر پروگرام منعقد کئے جہاں شہر کے لوگوں کو دعوت دی گئی اور ان کی غلط فہمیاں اور خوف دور کئے گئے۔ مختصر عرصہ میں یہ بات سامنے آ گئی کہ مسجد کی تعمیر سے لوگوں کو خوف نہیں ہے بلکہ اسلام کی اُس تصویر کی وجہ سے ہے جو اخباروں اور ٹی وی کے منفی بیانات اور مسلمانوں کی طرف سے ہونے والی دہشتگردی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ جماعت نے اپنے مختلف پروگراموں کے ذریعہ اس خوف کو دور کیا، ہر پروگرام کے وقت میڈیا والے موجود ہوتے۔ میڈیا نے بھی ساتھ دیا اور اس طرح ان پروگراموں کے ذریعہ مقامی احباب کو اسلام کی تعلیمات کے قریب لایا گیا۔ اس طرح اس مسجد کی تعمیر کے پیچھے ایک لمبی کوشش ہے۔

مسجد بیت الرحیم کا سنگ بنیاد 7 نومبر 2009ء کو رکھا گیا تھا۔ مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 3654 مربع میٹر ہے جو ایک لاکھ 20 ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔ تعمیر شدہ حصّہ کا رقبہ 371 مربع میٹر ہے۔ مسجد کی تعمیر پر پانچ لاکھ یورو خرچ ہوئے ہیں۔ مینار کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہے۔ مسجد کے دونوں ہال میں 231 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ ایک دفتر، کچن، دو مزید کمرے اور ایک مہمان خانہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

Neuwied شہر کے لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد شہر Neuwied کے لارڈ میئر Mr.Nikolaus Roth نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح اور معزّز احباب و خواتین! میں آج آپ کو مسجد کی مبارک دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مسجد خدا کا گھر ہے جس کا آپ آج افتتاح کر رہے ہیں۔ ہماری تاریخ میں ہمیشہ مذہب کی آزادی رہی ہے۔ مذہبی آزادی ہی ہمارے اس شہر کی خصوصیت ہے۔

گزشتہ تین سو سالوں سے ہمارے اس شہر میں عیسائی، یہودی اور مسلمان آباد ہیں اور بڑی تعداد میں جو شاید کسی دوسرے شہر میں اتنی بڑی تعداد میں نہیں ہیں۔ ہم سب باہمی محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ یہاں رہتے ہیں۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم آگے اپنے بچوں میں بھی اسی محبت اور اخوّت کو راسخ کریں۔

عزّت مآب خلیفہ! ہم آپ کے ساتھ بہت خوش ہیں۔ آپ یہاں آئے ہیں اور ہم میں موجود ہیں۔ خدا کا گھر آپ نے بنایا ہے۔ ہم سب آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ اس شہر کے بانی کا یہ منشاء تھا کہ اس شہر کی عبادتگاہیں سب کے سامنے تعمیر ہوں۔ آج ہم سب، میں اور میرے ساتھ کام کرنے والے اور مائیگریشن کے ادارہ کے لوگ بھی اس مسجد کی تعمیر پر بہت خوش ہیں۔ اور ہم فخر کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے اس شہر میں مسجد کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ میئر نے کہا کہ میں اس بات پر معذرت خواہ ہوں کہ اس مسجد کے بنانے میں ہم سے تاخیر ہوئی ہے۔ لیکن میں خوش ہوں کہ آج موسم بہت اچھا ہے اور اچھی روشنی مسجد کے اوپر پڑ رہی ہے۔ آپ اس مسجد میں امن محسوس کریں گے۔ جماعت احمدیہ نے اس شہر کی بہت خدمت کی ہے۔ جماعت اس شہر کا اہم حصّہ ہے۔ آپ ہمیشہ اسی طرح بڑھتے رہیں۔

میئر کے ایڈریس کے بعد آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور نے خطاب فرمایا:

مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا خطاب

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آج اس شہر میں مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی جماعت احمدیہ کی مساجد تعمیر ہوتی ہیں، جیسا کہ امیر صاحب نے بھی کہا، وہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر شروع ہو جاتا ہے۔

حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے افراد جو یہاں ہیں، ان میں سے اکثریت پاکستانی افراد کی ہے۔ آپ لوگ ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔ امیر صاحب نے یہاں ذکر کیا کہ اس ملک کے آئین کی رو سے یہاں مذہب کی آزادی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک جو یونائٹڈ نیشن چارٹر میں شامل ہیں، آرگنائزیشن میں شامل ہیں، اس کے ممبر ہیں ان سب کے آئین یہی کہتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ہے لیکن ایسے ممالک بھی ہیں جن کے آئین میں لکھنے کے باوجود کہ یہاں مذہب کی آزادی ہے، مذہب کی آزادی نہیں ہوتی۔ اور احمدی ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اپنے ملک میں، جہاں کی وہ پیدائش تھے، جہاں سے وہ ہجرت کر کے یہاں آئے مذہب کی آزادی نہیں تھی۔ باوجود اس کے کہ آئین

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وہاں کا بھی یہی کہتا ہے۔ پس صرف آئین کی رو سے مذہب کی آزادی کی حامی بھر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ اُس آئین پر عمل کرنا، نہ صرف قانون سے عمل کروانا بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی یہ خیالات راسخ ہونا کہ ہمارا ملک کا آئین جو کہتا ہے اس کے مطابق ہم نے زندگی گزارنی ہے، ایک دوسرے سے سلوک کرنا ہے، ہم نے مذہبی رواداری قائم کرنی ہے۔ اگر قانون کہتا ہے اور آئین کہتا ہے کہ تمہارے اندر مذہبی رواداری ہونی چاہئے، مذہب کے لحاظ سے ایک دوسرے کی برداشت ہونی چاہئے، ہر ایک مذہب کو دوسرے مذہب کی قدر کرنی چاہئے، اس پر استہزاء اور اعتراضات سے بچنا چاہئے، تمام بانیانِ مذاہب کی عزت کرنی چاہئے تو یہ چیز جب پیدا ہوتی ہے تو صرف آئین سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ لوگوں کے احساسات اور جذبات بھی اس کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں اور اس آئین پر عمل کرتے ہیں جو اس ملک کا آئین ہے۔ اور یہ عمل اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں جن کی ملک کا آئین بنانے میں دلی خواہش تھی اور یہ آئین ملک کا ان کی خواہشات کے مطابق بنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہاں بھی، جیسا کہ میں نے کہا، احمدی آئے اور ہجرت کر کے آئے اور اس وجہ سے آئے کہ اپنے ملک میں ان کو مذہبی آزادی نہیں تھی۔ بعض پریشانیاں تھیں، بعض سختیاں برداشت کرنی پڑیں، بعض ظلم برداشت کرنے پڑے جن کی وجہ سے ان کو دوسرے ملکوں میں ہجرت کرنا پڑی اور جرمنی بھی ان ممالک میں سے ایک ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جرمنی میں آکر ان کو جرمن قوم نے، جرمن کے قانون نے، جرمن حکومت نے قبول کیا اور انکو یہاں رہنے کی اجازت دی۔ اور نہ صرف یہاں رہنے کی اجازت دی، بلکہ آزادی سے رہنے کی اجازت دی۔ آزادی سے اپنی مذہبی روایات پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ پس ہر احمدی جو یہاں آیا ہے، اسے شکر گزار ہونا چاہئے۔ جہاں اس بات پر ہمیں اس قوم کا شکر گزار ہونا چاہئے وہاں اپنے عمل سے اس بات کا اظہار بھی ہونا چاہئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی ظلم کی پاداش میں اپنے ملک سے نہیں نکالے گئے بلکہ مظلوم ہونے کی حیثیت سے ہم اپنے ملکوں سے نکلے۔ اس لیے نکلے کہ آزادی کا سانس لیں۔ اور اس لحاظ سے جہاں ہم ان کے شکر گزار ہیں، وہاں ہر پہلو سے، ہر لحاظ سے ملک کے قانون کے پابند ہیں اور ملک کے وفادار ہیں۔ ہر احمدی جو یہاں ہجرت کر کے آیا ہے اس کو یہ احساس ایک تو اپنے دل میں ہونا چاہئے اور ان جذبات کا اظہار یہاں کے مقامی لوگوں کے سامنے بھی ہونا چاہئے۔ پس جب یہ اظہار ہو گا تو پھر آپس میں جو تعلق ہے، ایک دوسرے میں جذب ہونے کا خیال ہے، جسے آجکل integration کہا جاتا ہے، اس کا احساس جہاں آپ لوگوں میں بڑھے گا وہاں ان لوگوں میں بھی بڑھے گا کہ یہ لوگ جو غیر قوم کے یہاں آئے ہیں یہ کوئی غیر نہیں ہیں، بلکہ جب ہمارے ملک میں آگئے تو اس طرح ہم میں مل جل گئے ہیں جس طرح یہ جرمن قوم کے ہی افراد ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جس ملک میں رہتا ہے، اس قوم میں جذب ہو، اس قوم کا وفادار ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن پر آخری شرعی کتاب نازل ہوئی، جن پر شریعت مکمل ہوئی انہوں نے ہمیں، ہر ایک مسلمان کو، حقیقی مسلمان کو یہ سبق دیا ہے کہ جس ملک میں تم رہتے ہو، اس ملک کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ گویا احمدی صرف شہری حقوق کی خاطر یا دنیا داری کی خاطر یا آپس کے تعلقات کی خاطر یا اچھے اخلاق کی خاطر ہی صرف ایک دوسرے سے تعلق نہیں رکھتے یا ملک کے وفادار نہیں ہیں۔ بلکہ ملک کی وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر ملک کے وفادار نہیں تو ان کے ایمان میں کمزوری ہے۔ پس اس بات کا علم یہاں رہنے والے ہر فرد کو ہونا چاہئے اور اس کا علم اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک یہاں رہنے والا ہر احمدی اس بات کا اظہار نہ کرے کہ ہمارا ایمان اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب ہم ملک سے کامل وفاداری دکھانے والے ہوں۔ پس جو بھی احمدی یہاں آیا اور جس کو اس قوم نے اپنے اندر جذب کیا، یہاں کی قومیت دی، نیشنلٹی مل گئی یا رہنے کے لئے ایک سٹیٹس مل گیا اب اس کا فرض ہے کہ کامل وفا کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لئے کام کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کئی احمدی ایسے ہیں جو یہ کام کر رہے ہیں اور خالص اس نقطہ نظر سے کر رہے ہیں کہ ہم نے ملک کے ساتھ وفاداری کرنی ہے۔ مگر اس کو مزید ہر علاقہ میں بڑھانے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ اس لئے اس کام کی طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ اور جب مسجد تعمیر ہو جاتی ہے تو دنیا کی اس طرف اور مزید نظر ہوتی ہے اس لئے اس تعمیر کے بعد جب آپ کے ہاں مسجد دیکھنے کے لئے لوگ آئیں گے، سکولوں کے بچے آتے ہیں، دوسرے وفود بھی آتے ہیں، بعض فنکشنز بھی ہوتے ہیں۔ ایک آدھ انٹرفیتھ پروگرام اگر آپ نے شروع میں کیا تو وہ صرف مسجد کے قیام کے لئے کیا۔ اب صرف یہی اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ اب ہم نے مسجد تعمیر کر لی۔ اب ہمیں مزید انٹرفیتھ پروگرام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ انٹرفیتھ پروگرام ہوتے رہیں گے، آپس کے بین المذاہب پروگرام ہوتے رہیں گے تو مذہبی رواداری اور برداشت کا بھی پتہ چلتا چلا جائے گا۔ اور یہی چیز ہے جس کا اظہار ایک حقیقی مسلمان کی طرف سے دوسروں پر ہونا چاہئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ہر مذہب سے رواداری کا احساس اور خیال رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس یہ بات بھی ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہم نے جہاں اس مسجد میں آکر آزادی سے عبادت کرنی ہے، اپنے خدا کے حضور جھکنا ہے، اُس رحیم خدا کی طرف جھکنا ہے جو بے انتہا دینے والا ہے اور بار بار دینے والا ہے۔ انسان غلطیاں کرتا ہے اور پھر اس کی طرف جھکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بڑے رحم سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پھر اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور پھر نوازتا چلا جاتا ہے۔ پس ہم اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو نوازتا ہے اور نوازتا چلا جاتا ہے۔ باوجود ہماری غلطیوں کے پھر ہماری توبہ اور استغفار سے ہماری طرف رحمت سے توجہ کرتا ہے اور پھر ہمیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ تو یہ وہ خدا ہے جس کی اتنی نوازش ہم پر ہے تو ہم نے بھی اسکا شکر ادا کرتے ہوئے، اسکی حقیقی تعلیم کو اس علاقہ میں پھیلانا ہے اور پہنچانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی کا بہت بڑا کام ہے۔ جب حقیقی اسلام کی تعلیم یہاں پہنچائیں گے تو اگر کوئی خدشات تھے بھی، جیسا کہ امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں کے لوکل لوگوں کو کچھ خدشات تھے اور میئر صاحب نے فرمایا کہ ایسے کوئی خدشات نہیں تھے، ٹریفک یا دوسرے انتظامی خدشات زیادہ تھے۔ جو بھی تھا، اب ہر خدشہ کو دور کرنا اس مسجد کی تعمیر کے بعد اب ہر احمدی کا فرض ہے۔ آپ نے یہاں اس قوم سے، ان لوگوں سے، یہاں رہنے والوں سے، یہاں کی انتظامیہ سے یہ عہد کیا تھا کہ آپ کے تمام خدشات غلط ثابت ہوں گے اور کسی قسم کی دقت در پیش نہیں آئے گی۔ نہ مسجد کی تعمیر سے کسی مذہبی شدت پسندی کا اظہار ہو گا نہ مسجد کی تعمیر کے بعد ہمیں انتظامی لحاظ سے انتظامیہ کو کسی تکلیف کا احساس ہو گا نہ ہی یہاں کے مقامی لوگوں کو ہمارے یہاں آنے سے کسی قسم کی تکلیف ہو گی۔ بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں، جو یہاں آئیں گے تو پہلے سے بڑھ کر لوگوں کی خدمت پر کمر بستہ ہوں گے۔ پہلے سے بڑھ کر پیار امن اور بھائی چارہ کی تعلیم دینے والے ہوں گے۔ پہلے سے بڑھ کر حقیقی اسلام کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اسلام کی تعلیم تو ایسی خوبصورت تعلیم ہے، جب بھی کسی کو بتائی جائے تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ابھی گزشتہ دنوں میں امریکہ کے دورہ پر تھا۔ وہاں ایک ہوٹل میں بڑے پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ، جو اپنے ملک کے حالات سمجھتے ہیں اور دنیا کی پالیسیز بناتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں۔ کانگریس مین بھی تھے، مقامی لوگ بھی تھے، تھنک ٹینک کے لوگ تھے، پروفیسر تھے۔ جب میں نے ان کے سامنے قرآنِ کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کچھ پہلو بیان کئے تو سب نے یہی کہا کہ یہ اسلام کی تعلیم جو ہے، اگر یہی تعلیم ہے تو اس کو تو جماعتِ احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر پھیلانا چاہئے تا کہ دنیا کو پتہ لگے کہ حقیقی اسلام امن، پیار، محبت اور بھائی چارہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں۔ پس اس چیز کا احساس پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں اور اس تعلیم کو یہاں پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ آپس میں بھی پیار، محبت اور بھائی چارہ کا سلوک پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ جماعت کے اندر بھی محبت کا اظہار ہونا چاہئے۔ صرف غیروں کے لئے ہی یہ محبت کا اظہار نہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ دوسرے دیکھ لیں گے تو کہیں یہ نہ کہیں کہ تم کہتے کچھ اور تھے اور کر کچھ اور رہے ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ یہ آپ کے دل کی آواز ہے۔ اور دل کی آواز جب ہوتی ہے تو آپس میں بھی پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ پس اس بات کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے وہاں آپس میں ایک دوسرے سے بھائی چارہ کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ جماعت کے اندر افرادِ جماعت کو پیار و محبت میں پہلے سے زیادہ بڑھانا ہے اور اس شہر کے شہریوں کے ساتھ بھی امن پیار اور محبت سے رہنا ہے۔ اور ان کو حقیقی اسلامی تعلیم کا بتانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا۔

آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب اختتام کو پہنچا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ پیش کی گئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک درخت لگایا۔ اس موقع پر لارڈ میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے جہاں لوکل جماعت کی مجلس عاملہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں احباب جماعت نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

اس کے بعد آٹھ بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور نے اجتماع دعا کروائی اور قافلہ واپسی کے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی ایک گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی اور واپسی پر بھی شہر کے اندر پولیس کی مختلف گاڑیاں اور موٹر سائیکل مختلف چوراہوں اور راستوں پر کھڑے تھے اور ٹریفک کو روک رہے تھے۔ اس طرح اس شہر کی حکومتی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز کے ساتھ پروٹوکول دیا۔ قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ٹی وی اور اخبارات میں مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کی خبریں

مسجد بیت الرحیم Neuwied کے افتتاح کی خبر اخبار Rhein Zeitung اور اخبار NR.Kurier میں شائع ہوئی۔ اخبار نے افتتاح کی 13 تصاویر آن لائن دیں۔ نیز یہاں کے T.V چینل نے بھی اس مسجد کے افتتاح کی خبر شائع کی۔

❁...... **اخبار Rhein Zeitung نے مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر خبر دیتے ہوئے لکھا کہ:**

خلیفہ نے اپنی جماعت کے ممبران کو فرمایا کہ انہیں جرمنی میں جذب ہو کر رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ملک اور قانون کا وفادار ہو۔ لارڈ میئر نے کہا کہ جماعت شہر کے معاشرہ کا ایک فعال حصہ ہے۔ بتایا کہ ایک ہمسائی نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اسی طرح شہر نے 3 اضافی پارکنگ بنانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن انتظامیہ مجموعی طور پر مسجد کی تعمیر کے حق میں تھی۔ لارڈ میئر نے کہا کہ جماعت کے عالمی سربراہ کی آمد ان کے لئے خاص عزت کا باعث ہے اور وہ مسجد کی تعمیر پر خوش ہیں۔ شہر مذہبی رواداری کی اپنی قدیم روایت پر کاربند ہے اور جماعت بین المذاہب گفتگو اور سوشل کاموں میں سرگرم ہے، مثلاً وقارِ عمل کے ذریعہ صفائی وغیرہ۔

❁...... **اخبار NR-Kurier** نے لکھا ہے کہ مسجد کے افتتاح سے پہلے حضور شہر کی کونسل تشریف لائے۔ وہاں لارڈ میئر نے خوش آمدید کہا اور نوئے ویڈ میں مذہبی آزادی کی تاریخی اہمیت بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب ایک بنیادی انسانی حق ہے اور لوگ صرف اسی جگہ کو اپنا وطن بناتے ہیں جہاں وہ آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ مذاہب کی خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ دوسرے مذاہب کو بُرا بھلا نہ کہا جائے۔ صرف اسی طریق پر مختلف مذاہب کے ماننے والے مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ پھر افتتاحی تقریب کے متعلق لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے ممبر جرمنی اور نوئے ویڈ میں اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ احمدی مسلمان کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ اپنی رہائش کے ملک کا وفادار ہو۔

تصحیح: اخبار بدر مورخہ 3/ اکتوبر 2013 شمارہ نمبر 40 کے صفحہ نمبر 3 پر شائع ہونے والا خطبہ جمعہ سہواً اخبار الفضل 16/ اگست 2013ء کے حوالے سے شائع ہوا ہے۔ جبکہ یہ خطبہ جمعہ اخبار الفضل 3 مئی 2013ء میں شائع ہوا ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

مسجد بیت الحمید فلڈا کی تقریب سنگ بنیاد۔ سٹی کونسلر اور Evangelical چرچ کے پادری کے ایڈریسز۔ مسجد کی تعمیر پر اظہار مسرّت۔

انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی تو انسانیت کی محبت اور پیار کا ایک نیا راستہ کھلے گا۔ اس مسجد کے بننے کے بعد پہلے سے بڑھ کر احمدی گھل مل کر رہیں گے۔ ہم صرف تکلیف کے خوف کو دُور کرنے والے نہیں بلکہ تکلیفوں کو دُور کرنے والے ہیں۔ یہاں کے ہر شہری کو یقین رکھنا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد امن اور پیار اور محبت کے نئے راستے کھولے گی۔ (مسجد بیت الحمید فلڈا کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

❁... جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF کی نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔ ❁... ریڈیو، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں مسجد بیت الحمید کے حوالہ سے وسیع پیمانے پر کورتج۔ ❁... انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ ❁... تقریب آمین۔

26 جون بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے ''بیت السبوح'' کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 131 افراد اور 42 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 173 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔

Fulda, Giesen, Wiesbaden, Offenbach, Mainz, Riedstadt, Freinheim, Dietzenbach, Darmstadt, Maintal, Usingen, Frankental, Hattersheim, München, Berlin.

برلن سے آنے والی فیملیز ساڑھے پانچصد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچیں تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور دعا کروائی۔ جو خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزم امن احمد، عزیزم توصیف احمد، عزیزم ساحل احمد، عزیزم طیب احمد گھمن، عزیزم سلمان احمد، عزیزم ہاشم احمد ارشاد، عزیزم سجیل احمد اسلم، عزیزم صباحت احمد اقبال، عزیزم معاذ قیصر بٹ، عزیزم سرمد احمد بٹ، عزیزم فیض احمد، عزیزم سید حاشر احمد، عزیزم سید محمد زوہیب۔

عزیزہ ملائکہ احمد، عزیزہ عائزہ ناصر احمد، عزیزہ سمرن پروین، عزیزہ فاتحہ سدھو، عزیزہ رابعہ احمد باجوہ، عزیزہ ماہرہ مظفر، عزیزہ مدیحہ بشیر، عزیزہ ملاحت شکور، عزیزہ مہک احمد، عزیزہ مشعل سارہ احمد، عزیزہ کفلین یوسف۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الحمید Fulda کی تقریب سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ سے 115 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع Fulda شہر میں ''مسجد بیت الحمید'' کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعد ازاں Fulda شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Fulda تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد وخواتین اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ اور خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے شرف زیارت پایا۔ آج کا دن جماعت فلڈا کے لئے بھی خوشیوں اور مسرّتوں کا دن تھا۔ حضور انور کے مبارک قدم ان کی بستی میں پہلی بار پڑے تھے اور پھر آج ان کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ ہر ایک خوش تھا اور سجدات شکر بجالا رہا تھا۔ اور ''اھلاً وسھلاً ومرحبا یا امیر المومنین'' کی صدائیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔

صدر جماعت Fulda مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب، ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم ظفر اللہ سلام صاحب، معلّم سلسلہ منوّر حسین طور صاحب اور ریجنل امیر ہیسن نارتھ مکرم محمد سعید احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جماعت Fulda کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر شہر فلڈا کے فرسٹ کونسلر Mr.Stefan Grauel اور Evangelical چرچ کے پادری Matti Fischer نے بھی شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سنگ بنیاد کی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منور حسین طور صاحب معلّم سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم رانا منوّر احمد خان صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ منوّر حسین طور صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم امیر جماعت جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ شہر Fulda جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور یہاں کیتھولک بشپ کا دفتر بھی ہے اور یہ کیتھولک چرچ کا خاص علاقہ ہے۔ سترھویں صدی میں پہلی مرتبہ یہاں پروٹیسٹنٹ چرچ بھی بنایا گیا۔ یہ شہر شروع سے ہی عیسائیت کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1980ء کی دہائی میں ہوا۔ اور آغاز میں دس سے پندرہ خاندان یہاں آباد ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ جماعت کی تعداد بڑھتی رہی۔

1993ء میں یہاں جماعت کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے جماعت فلڈا ایسٹ اور ویسٹ بنائی گئی۔ جماعت کے افراد یہاں پیار و محبت کی تعلیم پھیلا رہے ہیں اور اسلام کے خلاف تاثرات کو ختم کر رہے ہیں۔ اور ایک لوکل ٹی وی چینل پر جماعت کے پروگرام بھی نشر ہوتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے سترّ فیصد لوگ اب جرمن نیشنل ہو چکے ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے لئے 4500 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین تین لاکھ پچاس ہزار یورو میں خریدا گیا۔ اس مسجد کے دو مینار ہوں گے جن کی اونچائی 15 میٹر ہوگی اور مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہوں گے۔ اس کے علاوہ آفسز اور بعض دوسری ضروریات کے لئے جگہیں ہوں گی۔ ایک گنبد بھی بنایا جائے گا۔ عمارت کے محکمہ کے ساتھ مل کر باقاعدہ اس کی تعمیر کی پلاننگ کی جا رہی ہے۔

سٹی کونسلر کا ایڈریس

بعد ازاں Mr Stefan Grauel, First Counselor of the City نے مسجد بیت الحمید کے سنگِ بنیاد کے موقع پر اپنے ایڈریس میں کہا:

جماعت احمدیہ کئی دہائیوں سے اس جگہ پر مقیم ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ فُلڈا شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے۔ میں آپ لوگوں کی معاشرے کے لئے مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔ آپ مختلف سماجی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش ہیں۔

مسجد کے حوالہ سے پیش آنے والی مشکلات بھی جمہوریت کا حسن ہیں۔ ہر ایک کو رائے دینے کا حق ہے اور مذہبی آزادی بھی اسی جمہوری قانون کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

آپ کا مسجد بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔ کہاوت ہے کہ باتوں کی بجائے اعمال کے ذریعے انسان کا اندازہ لگایا کرو۔ آپ کی صرف اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے اور نمایاں ہیں۔ اور یہ فیصلہ کن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔ پھر ہم بھی امید کر سکیں گے کہ باقی ممالک میں عیسائیوں سے بھی اچھا سلوک کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد شہر فلڈا کے شہریوں میں باہمی اخوت اور بھائی چارہ بڑھانے کا باعث ہوگا۔

Evangelical چرچ کے پادری کا ایڈریس

اس کے بعد Evangelical Church کے پادری Matti Fischer صاحب نے مسجد بیت الحمید کی سنگِ بنیاد کی تقریب کے موقع پر اپنے ایڈریس میں کہا:

میں اپنی کمیونٹی کی طرف سے تمام احمدیہ مسلم جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج کا یہ دن جماعت احمدیہ کے لئے بھی اور ہمسایوں کے لئے بھی ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج کا دن ایک امن پسند دن ہے، کیونکہ مسجد کی مخالفت میں بہت ہی کم شور دیکھنے میں آیا ہے اور ہمارے چرچ نے تو مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم آپس میں امن سے رہ سکتے ہیں اور ہم سب کو آزادی میسر ہے۔

پادری صاحب نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اپنے ناموں سے بھی پہچانیں، اگر باہر ملاقات ہو تو اُدھر بھی ایک دوسرے کو نام سے پکاریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے بچوں کے نام کا بھی ہمیں تعارف حاصل ہو۔ میری خواہش یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں۔ ہم تو ہر صبح اس علاقہ کے تمام لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کو دعوتیں دیں اور اکٹھا کھائیں پئیں۔ میری ایک بہت بڑی خواہش یہ بھی ہے کہ ہم لوگوں میں اتحاد پیدا ہو اور ہم سب بہت اچھے دوست بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کا بننا بابرکت کرے۔

پادری Matti Fischer کے ایڈریس کے بعد سات بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت الحمید (Fulda) کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں ہیں لیکن اس شہر کے شہری ہیں اور جماعت کے افراد سے ان کا تعلق ہے اور اس تعلق کو نبھانے کے لئے، اس کے اظہار کے لئے اور احمدیوں کے بڑھتے ہوئے

محبت کے ہاتھ کا محبت سے جواب دینے کے لئے یہاں تشریف لائے اور ہمارے اس فنکشن میں شریک ہوئے، مسجد کے فنکشن میں آئے جو کہ خالصتاً ایک مذہبی فنکشن ہے۔ یہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھلا دل رکھنے والے ہیں اور کھلے دل سے اپنے ماحول میں دوستی کی فضا قائم کرنے والے ہیں قطع نظر اس کے کہ کسی کا مذہب کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: ہمارے لئے بڑا شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی توفیق دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ میں یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی۔ اس کا نام مسجد بیت الحمید رکھا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اُس صفت کی حامل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا ہی وہ ذات ہے جس کی تعریف کی جائے اور وہی ذات ہے جو خالص تعریف کے قابل ہے۔ ہم انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہئے۔ کسی کی اچھائی دیکھ کر اس کی اچھائی بیان کرنی چاہئے، یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور ہمیں بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کا شکر گزار ہونا چاہئے اور شکر یہ بھی ایک طرح کی تعریف ہی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم انسانوں کے شکر گزار نہیں ہوتے تو تم خدا تعالیٰ کے بھی شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ پس اس لحاظ سے جیسا کہ میں نے پہلے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور اس شکریہ کی انتہا اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے جس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی بھی توفیق دی اور اس علاقہ کے لوگوں کے دلوں میں بھی یہ ڈالا کہ وہ اس مسجد کی مخالفت کرنے کی بجائے ہماری مدد کریں اور اس لحاظ سے ہم سب یہاں کے میئر، یہاں کی کونسل اور یہاں کے لوگوں کے شکر گزار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا کہ اس مسجد کا نام بیت الحمید رکھا گیا ہے، جس کا مطلب 'بہت تعریف کیا گیا' ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تعریف کے قابل ہے۔ ہمیں پانچ وقت ہر نماز میں اور اس کی ہر رکعت میں 'اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن' پڑھنے کا حکم ہے۔ یعنی اس رب کی تعریف کرو جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو مسلمانوں کا بھی ربّ ہے، جو عیسائیوں کا بھی ربّ ہے۔ جو یہودیوں کو بھی پالنے والا ہے، جو ہندوؤں کا بھی ربّ ہے اور جو ہر انسان کا ربّ ہے۔ اور اس ربّ کی جب تعریف کریں تو ہمیں انسانیت کی قدروں کی بھی پہچان ہوتی ہے۔ پانچ دفعہ نماز کی ہر رکعت میں جب ہم اس تعریف کو دہراتے ہیں تو یہ چیز ہمیں ہر انسان کے عزت واحترام کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی تو انسانیت کی محبت اور پیار کا ایک نیا راستہ کھلے گا کیونکہ یہ مسجد پانچ وقت آنے والوں کو اس بات کی یاد بھی دلائے گی کہ اس مسجد کے بنانے میں یہاں کے شہریوں نے بھی اس طرح حصہ لیا کہ انہوں نے ہماری مخالفت نہیں کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہی ایک سچے اور حقیقی مسلمان کا ایمان ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس مذہب کی مخالفت کی جائے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال نہ رکھا جائے، ایک دوسرے کے احساسات کی بے قدری کی جائے، بلکہ قرآنِ کریم میں تو اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ ہر مذہب والے سے کہو کہ آؤ دیکھو! ایک بات ایسی ہے جو ہمارے اندر قدرِ مشترک ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ذات، جس کی ہم سب مخلوق ہیں اور جس کی ہم سب عبادت کرتے ہیں۔ پس ایک کلمہ ایسا ہے، ایک بات ایسی ہے کہ جس پر ہم سب کو اکٹھا ہو جانا چاہئے اور وہ خدا کی ذات ہے۔ اگر ہر مذہب کا ماننے والا اس بات پر یقین رکھے کہ ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہ اپنی مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اس کی پرورش کے جتنے سامان ہیں، اس کی زندگی گزارنے کے جتنے سامان ہیں وہ بھی مہیا کرتا ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ آپس میں رنجشیں پیدا ہوں۔ پس اس حکم کے تحت ایک حقیقی مسلمان اور ایک حقیقی احمدی مسلمان ہر مذہب کی عزت واحترام کرتا ہے۔ جب اس طرح عزت و احترام ہو، ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا خیال ہو تو پھر integration کا سوال نہیں رہتا۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم دوسرے ملک سے آئے ہوئے احمدی ہیں اور غیر ملکوں میں رہنے والے احمدی ہیں، آپس میں جذب نہیں ہو سکتے۔ آپ دیکھیں گے اور میرے سے پہلے معزز مقررین نے اس بات کا ذکر بھی کیا کہ جماعت احمدیہ اس علاقہ میں جذب ہو کر رہ رہی ہے، افرادِ جماعت اس میں جذب ہو کر رہ رہے ہیں اور یہی ایک حقیقی احمدی مسلمان کا خاصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس یہاں اگر کسی کے تحفظات تھے کہ مسجد بن گئی تو کیا ہوگا۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ گو کہ مخالفت ہوئی لیکن بہت تھوڑے لوگوں کی طرف سے۔ لیکن میں واضح کر دوں کہ اگر کوئی تحفظ تھا، اگر کوئی فکر تھی کہ کوئی متنازعہ ایشو نہ کھڑے ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد وہ تمام تحفظات دور ہو جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر احمدی گھل مل کر رہیں گے اور آپ کی فکروں، پریشانیوں کو دور کریں گے۔ ہمارا تو مقصد یہی ہے کہ تکلیفوں کو دور کیا جائے۔ صرف تکلیف کے خوف کو دور نہیں کرنا، جیسا کہ معزز مقرر نے کہا کہ یہ خوف تھا کہ تکلیف پیدا نہ ہو۔ ہم صرف تکلیف کے خوف کو دور کرنے والے نہیں بلکہ تکلیفوں کو دور کرنے والے ہیں۔ ہر موقع پر، ہر انسان کے لئے ہم مدد کرنے والے ہیں اور اس مدد میں بلاتمیز مذہب، آگے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی یہاں کے ہر شہری کو یقین رکھنا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد امن اور پیار اور محبت کے نئے راستے کھولے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: یہ عموماً کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے اعمال سے پتہ چل جاتا ہے، ہر اچھے عمل سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ لیکن ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے بڑھ کر ایک حکم دیا ہے اور ہر احمدی کو اس ارشاد کو مدِ نظر رکھنا چاہئے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان دکھاوے کے لئے ایک کام کر لیتا ہے لیکن نیت میں کھوٹ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ حکم ملا کہ تمہارے ہر عمل کے پیچھے نیک نیت ہونی چاہئے۔ کوئی کام صرف دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ اچھی نیت لئے ہوئے ہو، اور نیت یہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اُس خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے جو سب کا خدا ہے، جس نے مخلوق پیدا کی اور وہ اس مخلوق سے بہت پیار کرنے والا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں، اور اس لحاظ سے اب بھی، مسجد کی تعمیر کے دوران بھی اور تعمیر کے بعد بھی ہر احمدی جو یہاں رہ رہا ہے اس بات کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرے کہ ہمارا ہر عمل نیک نیت ہے۔ اور اس کے پیچھے کوئی دکھاوا نہیں، کوئی مقصد حاصل کرنا نہیں۔ اس کے پیچھے کوئی اتنی سی بھی بات نہیں کہ بس مسجد تعمیر ہو جائے پھر اپنی مرضی کریں گے۔ بلکہ تعمیر کے بعد محبت اور پیار اور بھائی چارے کے مزید راستے کھلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس بات کو لوگ یہاں دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: پس یہ چیزیں ہیں جو ہماری تعلیم کا حصہ ہیں اور جس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اب تک جہاں بھی مَیں گیا ہوں، مختلف احمدی مساجد کا افتتاح کئی سالوں سے ہو رہا ہے۔ ہر جگہ یہ اظہار مقامی لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے کہ احمدی محبت اور دوستی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقیناً اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس وصف کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرنا چاہئے اور مساجد کی تعمیر کے بعد آپس میں بھی پیار اور محبت کا اظہار ہونا چاہئے اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ بھی محبت اور پیار کا اظہار ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد جب تعمیر ہو تو اس میں نمازیں پڑھنے کے لئے آنے والوں کے وہ نمونے قائم ہوں جو اس علاقے کے تمام شکوک وشبہات دور کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر دوستی اور پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی فضا یہاں قائم ہو۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سوا سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

❁ ... بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے آئے جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو علی الترتیب ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، فرسٹ کونسلر فُلڈا Mr.Stefan Gravel، عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم منور حسین طور صاحب ریجنل معلّم، مکرم ظفر اللہ سلام صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم محمد سعید احمد صاحب ریجنل امیر، مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب صدر جماعت فُلڈا، چوہدری بدر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید فلڈا، مکرم مختار اعجاز صاحب سیکرٹری وقف جدید فلڈا، مکرم جاوید احمد گل صاحب قائد مجلس فلڈا ویسٹ، مکرم ندیم احمد صاحب قائد مجلس فلڈا ایسٹ، مکرمہ عاصفہ محمود صاحبہ صدر لجنہ فلڈا ایسٹ، مکرمہ بشریٰ ڈوگر صاحبہ صدر لجنہ فلڈا ویسٹ، مکرمہ بشریٰ مبارک صاحبہ فلڈا ایسٹ، مکرم داؤد احمد فلڈا ایسٹ، مکرم مسعود احمد فلڈا ایسٹ۔ علاوہ ازیں عزیزہ شمائلہ افتخار (واقفہ نو) اور عزیزم سجیل احمد (واقف نو) کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت ملی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مہمانوں اور اس تقریب میں شرکت کرنے والے تمام احبابِ جماعت کیلئے ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF کی نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

پھر اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے جہاں جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF کی نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو لیا۔

جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF جو سارے جرمنی میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ اس کی نمائندہ جرنلسٹ مسجد بیت الحمید فلڈا (Fulda) کے سنگِ بنیاد کی تقریب کی کوریج کے لئے آئی ہوئی تھی۔ اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو لیا۔

ZDF چینل پر نیشنل خبروں میں مسجد کے سنگِ بنیاد کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے تصویر بھی دکھائی گئی۔ اس انٹرویو کی تفصیل درج ہے۔

❁ **... جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ یہاں پر رہنے والے احمدیوں کے لئے اس مسجد کی اہمیت کے متعلق کیا کہیں گے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ احمدیوں کے لئے بہت اہم بات ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمارے لئے مسجد اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔

یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ اگر عبادت کے لئے ایسی جگہ نہ ہو تو سب بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گم شدہ بھیڑیں۔ سو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ گم شدہ بھیڑیں اکٹھی ہو جائیں۔ یعنی لوگ یہاں اکٹھے ہوں اور دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے سامنے جھکیں۔ اس کے علاوہ یہ ویسے بھی ایک اکٹھے ہونے کی جگہ ہے۔ جہاں ہم اکٹھے ہو کر چھوٹے چھوٹے پروگرام بھی کرتے ہیں۔ میٹنگز کرتے

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
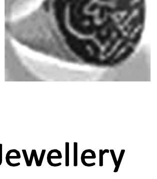
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ہیں اور دیگر مصروفیات ہوتی ہیں۔ یہ مسجد علاقہ کے لوگوں کے لئے کشش کا باعث بھی ہوتی ہے۔ جہاں دوسرے لوگ بھی آتے ہیں اور اگر ان کے ذہنوں میں کوئی شبہات ہوں تو وہ سوالات کر کے انہیں دور کر سکتے ہیں۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں یہاں رہنے والے احمدی اپنے معاشرہ میں کس قدر مدغم ہو چکے ہیں؟

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی یہاں پر بہت اچھی طرح مدغم ہو چکے ہیں اور صرف یہاں ہی نہیں، بلکہ دنیا میں ہم جہاں کہیں بھی احمدی چاہے پاکستان سے، یا افریقہ سے ہجرت کر کے گئے ہیں، وہ اپنے اردگرد کے معاشرے میں اچھی طرح مدغم ہو چکے ہیں۔ میرے نزدیک مدغم ہونے کی تعریف یہ ہے کہ آپ معاشرہ کا ایک حصہ بن جائیں، معاشرے کے مددگار بن کر، قانون کے پابند ہو کر، ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے، ملکی قوانین اور ملک سے وفا کرنے والے ہوں۔ یہ ہوتی ہے integration۔ چنانچہ ہم جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں، ہم معاشرے میں بہت اچھی طرح integrated ہوتے ہیں۔ اگر integrated کا یہ مطلب ہے کہ جو تمدن کی بعض چیزیں ہیں، تو ممکن ہے کہ تمدن اور روایات میں کچھ فرق ہو اور ہر شخص آزاد ہے کہ انہیں اختیار کرے۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت کو حال ہی میں سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے، اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جواب دیا کہ:

ابھی تو آغاز ہے، دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میں بہرحال حکومت کا، لوگوں کا اور پارلیمنٹ کا جنہوں نے جماعت کو یہ سٹیٹس (Status) دیا ہے بہت مشکور ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس سٹیٹس (Status) سے ہم معاشرہ میں احمدیوں کی integration کو مزید دکھا سکیں گے۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ جرمنی میں اپنی مساجد کے دروازے ایسے لوگوں کے لئے کھولنے کے بارے میں کیا کہیں گے کہ جنہیں مساجد سے متعلق خوف ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

دیکھیں یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ مساجد تو امن، ہم آہنگی اور بھائی چارہ کا نشان ہوتی ہیں۔ ہم جہاں کہیں بھی مساجد کا افتتاح کرتے ہیں تو علاقہ کے لوگوں کو یہی پیغام دیتے ہیں اور سب شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ مسجد کی تعمیر کے بعد اس علاقہ کے لوگوں کے ذہنوں میں اگر کوئی شبہات ہیں تو وہ دور ہو جائیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد Fulda جماعت کی لوکل مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اور سبھی نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔ اس دوران سبھی بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے اور مرد احباب بھی کھڑے تھے، حضور انور نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں اور احباب نے مصافحہ کا شرف پایا۔ اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب تھا۔ احباب مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچے نغمات پیش کر رہے تھے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ریڈیو، اخبارات اور انٹرنیٹ پر مسجد بیت الحمید کے سنگ بنیاد کی تقریب کی کوریج

❁... اخبار Osthessen News نے فلڈا میں مسجد بیت الحمید کے سنگِ بنیاد کے موقع پر تفصیل سے خبر دی ہے: تمام تقاریر کا خلاصہ دیا نیز حضور انور کے خطاب کا بھی حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ یہاں باہمی محبت اور بھائی چارے کی جگہ بن رہی ہے۔ ہم مل کر بھائی چارے کی فضا میں رہنا چاہتے ہیں۔ مسجد ایک کھلا گھر ہے اور اس کے ذریعہ سے نئے راستے کھلیں گے۔

❁... اخبار نے لکھا کہ احمدی ساری دنیا میں integrated ہیں۔ فلڈا میں مسجد کی تعمیر رواداری اور وسیع القلبی کے لئے ایک نیا سنگِ میل ہے۔

❁... اس کے ساتھ انہوں نے انٹرنیٹ پر 90 تصاویر بھی دی ہیں۔

❁... ایک اور اخبار FrankfurterRundschau نے بھی ''مسجد بیت الحمید'' کے افتتاح کے حوالہ سے خبر شائع کی۔

❁... Morgen Web, Mittelhessen وغیرہ کم از کم تیرہ آن لائن اخباروں نے بھی خبریں دیں۔

❁... اس کے علاوہ مسجد کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے ریڈیو پر بھی خبر نشر ہوئی۔ (باقی آئندہ)

عید الاضحیہ

(محمود احمد مبشر درویش قادیان)

عید عید الضحیٰ کی بھی کیا بات ہے
عید الاضحیہ اور بقر عید بھی
ایک لمبی سی ہے عید کی داستاں
یہ حقیقت ہے سچا فسانہ ہے یہ
اِک کہانی ہے بیٹے کی ماں باپ کی
تھے ابراہیمؑ باپ اور ماں ہاجرہؓ
اِسماعیل تھا نام فرزند کا
باپ بیٹا ہوئے ہیں خدا کے نبی
یہ خدا کے پیغمبر کو القا ہوا
جس جگہ صفیٰ مروہ کی پہاڑیاں
بیوی بچے کو صحرا میں خود چھوڑ کر
پوچھا بیوی نے مجھ کو بھی تو کچھ بتا
چند برس بعد پھر امتحان آگیا
دیکھا رویا کہ اللہ کے فرمان پر
بیوی بچے سے مردِ خدا پھر ملے
باپ نے کہہ کے بیٹے سے سب ماجرہ
باپ کی بات سن کر پسر نے کہا
جو خدا کا حکم ہے تو پھر کیا ہے ڈر
باپ بیٹے کو ہے ذبح کرنے چلا
تب خدا کی طرف سے ہوا یہ نزُول
یہ خدا کی طرف سے ہوا معجزہ
عیدِ قربان ہے اس کی تعمیل میں
مشعل راہ ہے اِک مثال آپ کی
کاش ماں ہاجرہ جیسی مائیں بھی ہوں
پھر جو اولاد اُن میں سے ہو نیک ہو
کیا ہے اب ہاجرہ جیسی کوئی بھی ماں

اِک عجب معجزہ ہے کرامات ہے
اِسی کو ہیں کہتے بڑی عید بھی
میں کروں گا مگر مختصر کچھ بیاں
عمل پیرا جس پہ زمانہ ہے یہ
کر رہا ہوں جسے میں نظر آپ کی
اِک بڑھاپے میں تھا اُن کو بیٹا ملا
ان کے دلبر گرامی ارجمند کا
خانہ کعبہ کے دونوں ہیں معمار بھی
بیوی بچے کو ایسی جگہ چھوڑ آ
ریت ٹیلے بے آب و گیا وادیاں
جب چلے ابراہیمؑ اُن سے منہ موڑ کر
اِک اشارہ کیا کہ ''سپرد خدا''
باپ بیٹے کے بھی درمیان آگیا
سب سے پیاری جو ہے چیز قربان کر
کسی سے کسی کو نہ شکوے گلے
پوچھا بیٹا ہے تیری بتا کیا رضا
جو ہے تیری رضا سو ہے میری رضا
جو بھی کرنا ہے کر میری پروانہ کر
پیار کے خون سے ہاتھ بھرنے چلا
کہ یہ قربانی تیری ہوئی ہے قبول
ایک دُنبہ وہاں پر ذبح ہوگیا
سنتِ ابراہیمیؑ کی تکمیل میں
نیک اولاد اور نیک ماں باپ کی
ساتھ ہی ابراہیمیؑ دعائیں بھی ہوں
گرچہ اولاد ہو ایک پر نیک ہو
ہونہ خاوند سے جس کی چون و چراں

تو پھر ہے مبشر تمہاری یہ عید
ہے وگرنہ رسمی ہماری یہ عید

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2013ء

...انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ...تقریب آمین۔

...مسجد بیت الرحمن کے افتتاح اور دورہ کیلگری کی میڈیا میں کوریج، ساڑھے چھ ملین سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔

کیلگری سے براستہ شکاگو، لندن کے لئے روانگی۔ مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط: آخری)

26 مئی بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

دفتری ملاقاتیں

مکرم امیر صاحب کینیڈا اور مکرم نیشنل سیکرٹری جائداد جماعت کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور وینکوور کے مرکزی کمپلیکس کے حوالہ سے بعض امور پیش کر کے رہنمائی حاصل کی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 198 افراد اور پندرہ احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 213 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کیلگری کے مختلف حلقوں کے علاوہ ایڈمنٹن، سسکاٹون، لائڈ منسٹر اور ٹورانٹو سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ شارجہ سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 38 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں اِس تقریب آمین میں شامل ہوئے۔

عزیزم فارس رائے، ببجیل محمد رائے، تسلیم احمد، شہزاد محمود، Akif دانیال چوہدری، حنان احمد باسل، ہاشم چوہدری، فاران لبیب حق، Hasan چوہدری، حاذق احمد، عیون احمد، طلحہ احمد عبداللہ، شاہ زور طاہر باجوہ، ہاشم عزیز، عامر حلیم، مبارز احمد انور، تنزیل قادر ناصر، Robeen احمد، فیضان مسرور حق، مرزا فاران احمد، مرزا نعمان احمد۔

عزیزہ Sabeeka جاوید، ایشا رفاقت، ثمرہ منان، سمیرہ شجر، Painda ناصر احمد، سائرہ کنول مبشر، عروسہ احمد، حمدی سعد، سرینہ انس، امۃ الرقیب، Sana Kittur، Maheen تہمیدہ منگلا، عفت رحمان ملک، ادیبہ رحمان ملک، Sameela احمد بھٹی، رداء چوہدری، سارہ گوندل۔

دو بچے جو بھائی تھے ان سے قرآن کریم سنتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لگتا ہے تم دونوں بھائی مربی بن جاؤ گے تمہاری دونوں کی آواز بڑی اچھی ہے۔ بعد ازاں دو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

۞......پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لائے۔ جہاں کینیڈا میں خدمات بجا لانے والے مبلغین کرام نے ایک گروپ کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت سب کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔

۞......اس کے بعد ڈیوٹی دینے والے خدام نے گروپ کی صورت میں اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا اور بعد ازاں ہر ایک نے مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

۞......MTA کینیڈا کے کارکنان اور والنٹیئرز نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور مصافحہ کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

۞......امیر صاحب کینیڈا، نیشنل سیکرٹری جائداد اور صدر جماعت سسکاٹون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور سسکاٹون میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات پیش کر کے رہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 32 فیملیز کے 152 افراد اور گیارہ احباب نے انفرادی طور پر یعنی مجموعی طور پر 163 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج شام کے اس سیشن میں کینیڈا کی جماعتوں لائڈ منسٹر، سسکاٹون، کیلگری، مانٹریال اور ٹورانٹو کی جماعتوں کے علاوہ امریکہ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

۞......اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے دفتری ملاقات کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف امور پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

۞......بعد ازاں ایڈیشنل وکیل التبشیر (لندن) نے دفتری ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

۞......سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے اور جماعت کے مرکزی کچن کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ شام کے لئے جو کھانا پکا ہوا تھا اس کا جائزہ لیا۔ کارکنان سے گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ میں نے پیاز کاٹے ہیں، میرے ہاتھوں کو پیاز لگے ہوئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس خادم کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں کھانا کھانے کے لئے مرد احباب کی اور خواتین کی علیحدہ علیحدہ مارکی لگی ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان مارکیز کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مسجد کے اس بیرونی احاطہ میں جمع تھی۔ ایک طرف مرد احباب تھے اور دوسری طرف خواتین تھیں۔ مرد احباب بڑے پُر جوش طریق سے نعرے بلند کر رہے تھے۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ خواتین اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ آج کیلگری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا۔ اس لئے ہر کوئی ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا اور اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کا دیدار کر رہا تھا۔ بعض احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور از راہ شفقت بعض احباب سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحمن کے افتتاح اور دورہ کیلگری کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کی طرح یہاں کینیڈا کے سفر میں بھی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ کئی ملینز لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ وینکوور میں مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کے موقع پر بڑے وسیع پیمانہ پر میڈیا اور پریس نے کوریج دی۔ اسی طرح یہاں کیلگری میں کینیڈا کے نیشنل TV چینل CBC اور بعض دوسرے TV چینلز اور ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں نے مشن ہاؤس آ کر حضور انور کے انٹرویوز لئے اور پھر ان کی بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی۔

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

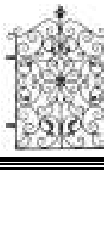

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ٹیلی وژن:

☆ وینکوور:

نیٹ ورک	کوریج (تعداد افراد)
CBC - BC News	1.5 ملین افراد
CTV-National News	2.2 ملین افراد
Global-Provincial News	6 لاکھ افراد
Joy TV - Local News	30 ہزار افراد
Radio-Canada(CBC French) National News	4 لاکھ افراد

☆ کیلگری:

نیٹ ورک	کوریج (تعداد افراد)
CBC Calgary - Interview	4 لاکھ 50 ہزار افراد
CTV Calgary	3 لاکھ 10 ہزار افراد
Omni TV - National	9 لاکھ افراد

☆ اس طرح مجموعی طور پر ٹیلی وژن کے ذریعہ مسجد بیت الرحمن کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویوز کی خبریں 6.39 ملین افراد تک پہنچیں۔

ریڈیو:

☆ 5 ریڈیو سٹیشنز نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی، ان ریڈیو سٹیشنز کے سننے والے 11 لاکھ افراد ہیں۔

☆ ایک ریڈیو نے کیلگری پریس کانفرنس کو کوریج دی، اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعے 60 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ اس طرح ریڈیو کے ذریعے کل 11 لاکھ 60 ہزار افراد تک پیغام پہنچا ہے۔

اخبارات:

☆ 11 اخبارات نے افتتاحی تقریب پر مبنی آرٹیکل شائع کئے۔ ان اخبارات کو پڑھنے والوں کی تعداد 7 لاکھ 53 ہزار ہے۔

☆ ایک اخبار نے کیلگری وزٹ پر دو آرٹیکل شائع کئے۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ ہے۔

☆ اس طرح ان اخبارات کے ذریعے ایک ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ مجموعی طور پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مسجد بیت الرحمن وینکوور کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیلگری میں انٹرویوز کی کوریج کل 8.55 ملین افراد تک پہنچی۔

کیلگری ہیرالڈ (Calgary Herald) نے 26 مئی 2013ء کو درج ذیل خبر شائع کی:

"کیلگری کے دورہ کے دوران عالمی مسلم رہنما کا حالیہ ہونے والی دہشتگردی کے حملوں پر سخت مذمت کا اظہار

ہفتہ کے روز عالمی مسلمان رہنما نے حال ہی میں اسلام کے نام پر ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کی سخت مذمت کی ہے۔ وہ اپنے ساتھ کیلگری کیلئے امن کا پیغام لائے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی رہنما مرزا مسرور احمد نے کہا کہ برطانوی فوجی کا قتل، میراتھن دوڑ میں ہونے والے دھماکے اور Via ریل میں دھماکوں کی سازش اسلام کی اصل تعلیمات کے برعکس غلط پیغام دیتے ہیں۔

مسجد بیت النور میں انہوں نے ہمارے رپورٹرز کو بتایا کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ امن، محبت اور ہم آہنگی پر مشتمل ہے۔

جماعت احمدیہ دیگر مسلمانوں کی نسبت ایک اقلیتی فرقہ ہے جس پر ان کے عقائد کی بنیاد پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ان کے بعض عقائد عام مسلمانوں کے عقائد سے مطابقت نہیں رکھتے۔ بعض رپورٹوں کے مطابق 25 ہزار سے 50 ہزار تک کی تعداد میں احمدی کینیڈا میں آباد ہیں جن میں سے بیشتر کیلگری، وینکوور اور ٹورانٹو کے شہری علاقوں میں ہیں۔

ہفتہ کے روز مرزا مسرور احمد صاحب نے شدت پسند مسلمانوں کی طرف سے کئے جانے والے حملوں کو امن کی راہ میں رکاوٹ کہا ہے۔

مرزا مسرور احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہم ہمیشہ سے شدت پسندی کی مذمت کرتے آئے ہیں اور اسی طرح ہمیشہ سے امن کا پیغام دیتے آئے ہیں۔

جنوبی امریکہ کے ایک بڑے شہر کیلگری کی میئر ناہید Nenshi صاحب نے بھی اس روحانی رہنما سے ملاقات کی۔ خلیفۃ المسیح جو لندن میں رہائش پذیر ہیں قبل ازیں دو مرتبہ کیلگری آچکے ہیں۔ 2008ء میں انہوں نے اعلیٰ سطح کے سیاستدانوں اور مذہبی رہنماؤں کی موجودگی میں کیلگری کے شمال مشرقی کنارہ پر ایک بہت بڑی مسجد بیت النور کا افتتاح کیا تھا۔

48 ہزار فٹ کی بلندی پر واقع یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کہلاتی ہے اور دنیا کی بہترین مساجد میں اس کا شمار ہوتا ہے۔"

27 مئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق کیلگری (Calgary) سے براستہ شکاگو، لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔

اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بچیاں اور بوڑھے، جوان مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ایک بہت بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور خواتین بھی سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ اداس چہرے ان کے جذبات کی عکاسی کر رہے تھے۔ اب وہ گھڑی آپہنچی تھی اور وہ لمحات ان کے سامنے تھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے درمیان سے رخصت ہونے والے تھے۔

سوا نو بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں پہنچے تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہو گئے۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ حضور انور اپنے ان عشاق کے قریب چلے گئے اور ہر ایک کے پاس سے گزرے، ہر ایک شرف دیدار سے فیضیاب ہوتا رہا۔ ہر کوئی اپنے کیمرہ سے تصاویر بنا رہا تھا۔

نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ جب حضور انور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ سے باہر نکل رہی تھی تو سبھی کے ہاتھ بلند تھے، احباب نے دعاؤں اور محبت و فراق کے جذبات اور آنسوؤں سے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ پولیس کی ایک گاڑی آگے تھی اور اس سے آگے تین سے چار پولیس کے موٹر سائیکل تھے۔ پھر دس سے پندرہ موٹر سائیکل دائیں بائیں Lane میں اس طرح چل رہے تھے کہ جہاں ضرورت پڑتی راستہ بلاک کر دیتے۔ موٹروے سے Join کرنے والی تمام سڑکوں پر پولیس نے راستہ بلاک کیا۔ یہ سارا انتہائی اعلیٰ لیول کا پروٹوکول جو صرف سربراہان مملکت کو دیا جاتا ہے کینیڈا حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مہیا کیا گیا۔

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جس جگہ آکر رکی وہ خصوصی طور پر پولیس کے کنٹرول میں تھی۔ پولیس پہلے سے ہی وہاں ڈیوٹی پر متعین تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے ایئرپورٹ سٹاف اور یونائیٹڈ ایئرلائن کے آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ایئرلائن کے سپیشل لاؤنج میں لے گئے۔ لاؤنج میں جانے سے قبل حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران کو جو ایئرپورٹ تک ساتھ آئے تھے۔ شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

دس بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ یونائیٹڈ ایئرلائن کی پرواز UA6253 اپنے وقت پر گیارہ بجکر بیس منٹ پر کیلگری سے شکاگو (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے جو یونائیٹڈ ایئرلائن کے وائس چیئرمین بھی ہیں ایک روز قبل امریکہ سے اس سفر کے انتظامات کے لئے کیلگری پہنچے تھے اور آج اس سفر میں قافلہ کے ساتھ تھے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر تنویر احمد صاحب جو پہلے دن سے ہی قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں اور اعجاز احمد خان صاحب فوٹو گرافر بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔

کیلگری سے شکاگو تک قریباً سوا تین گھنٹے کی فلائٹ تھی۔ چھوٹا رُوٹ ہونے کی وجہ سے جہاز بھی بڑا نہیں تھا۔ سبھی احباب قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ دوران سفر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران کے پاس دو تین مرتبہ تشریف لائے اور گفتگو بھی فرمائی اور اپنے کیمرہ سے ویڈیو بھی بنائی۔ مکرم منعم نعیم صاحب (وائس چیئرمین یونائیٹڈ ایئرلائن) سے بھی ایئرلائن اور اگلے سفر کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔

ایئرلائن کے کیپٹن Crew سے یہ اعلان بھی کیا گیا کہ آج ہماری اس فلائٹ میں احمدیہ کمیونٹی کے ہیڈ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سفر کر رہے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

دوران سفر Crew کی ایک ممبر خاتون حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں اخبار Calgary Herald کا شمارہ تھا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور میئر کیلگری کی ملاقات کی تصویر شائع ہوئی تھی اور ساتھ آرٹیکل بھی شائع ہوا تھا۔

Crew کی اس ممبر نے بتایا کہ میں سوچ رہی تھی کہ آج ہمارے جہاز میں ایک بڑی شخصیت سفر کرنے والی ہے۔ میں تعارف حاصل کرنا چاہتی تھی کہ میں نے یہ اخبار دیکھا اور اس میں حضور انور کی تصویر بھی دیکھی اور یہ آرٹیکل بھی پڑھا ہے جس میں حضور انور نے برٹش سولجر پر حملہ، بوسٹن میراتھن اٹیک اور Rail Bomb Plot کی مذمّت کی ہے۔

چنانچہ اس نے یہ اخبار حضور انور کو دکھایا اور اس اخبار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستخط بھی کروائے۔

شکاگو ایئرپورٹ پر ورود مسعود

تین گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد شکاگو (امریکہ) کے مقامی وقت کے مطابق تین بجکر چالیس منٹ پر حضور انور کا جہاز شکاگو کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (شکاگو کا وقت کیلگری کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو ایئرلائن کے سٹاف افسران نے ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور کا استقبال کیا۔ مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مکرم منعم نعیم صاحب کی اہلیہ اور بچے بھی موجود تھے۔ ان کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرلائن کے خصوصی لاؤنج میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ مکرم خرم فواد صاحب صدر جماعت

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Oshkosh،مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ شکاگو، مکرم ڈاکٹر مسعود قاضی صاحب صدر جماعت شکاگو ویسٹ،مکرم عبدالکریم صاحب (افریقن امریکن) صدر جماعت شکاگو ایسٹ اورمکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب شکاگو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوخوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر پہنچے تھے۔ ان احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لاؤنج میں ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان جماعتی عہدیداران سے مختلف جماعتی امور کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ شکاگو ایسٹ کی جماعت اپنے مشن ہاؤس اور مسجد صادق کی توسیع کے لئے ساتھ والے قطعہ زمین اور اس میں تعمیر شدہ عمارت کے حصول کے لئے کوشش کررہی ہے۔ حضور انور نے اس بارہ میں صدر صاحب شکاگو ایسٹ عبدالکریم صاحب کو ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ سلسلہ شکاگو مکرم انعام الحق کوثر صاحب کو دوبارہ ہدایت دی کہ ابتدائی احمدی دوست Charles Francis Sievwright جن کی قبر کے بارہ میں آپ نے بتایا تھا لاس اینجلیز کے قبرستان میں موجود ہے، ان کی نسل کو تلاش کریں۔ اس کا کھوج لگائیں۔ حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں پوری کوشش ہونی چاہئے۔

حضور انور نے صدر جماعت شکاگو ایسٹ عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے امریکہ میں بیعت کرنے والے پرانے ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں کی اولادوں کے بارہ میں پتہ کرنا تھا۔ اس بارہ میں کوشش کریں اور ان کا کھوج لگائیں اور اپنے رابطے بحال کریں۔

شکاگو سے لندن روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ کیلگری سے شکاگو تک ساتھ آنے والے احباب مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب اور اعجاز احمد خان صاحب نے بھی شرف مصافحہ پایا۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت سب سے پہلے جہاز پر سوار ہوئے۔

شکاگو سے لندن کے لئے روانگی اور مسجد فضل لندن آمد

یونائیٹڈ ایئرلائن کی فلائٹ UA928 اپنے وقت کے مطابق چھ بجکر پچیس منٹ پر شکاگو (Chicago) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے لندن (برطانیہ) کے ہیتھرو ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

سوا آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق بروز منگل 28 مئی کی صبح آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ لندن پر اترا۔

ایک خصوصی انتظام کے تحت ایئرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے اور اسی لاؤنج میں امیگریشن آفیسر نے آکر پاسپورٹ دیکھے۔

اسی لاؤنج میں جماعتی عہدیداران مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم ناصر احمد خان صاحب نائب امیر یوکے، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا، مکرم اخلاق انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم وسیم احمد چوہدری صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مکرم مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) نے اپنے سکیورٹی سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

قریباً نصف گھنٹہ یہاں قیام کے بعد نو بجے مسجد فضل لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پونے دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور کینیڈا کے اس سفر کے دوران حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کے علاوہ جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس ڈیسک لندن)، مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص)، مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت خاص)، مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (عملہ حفاظت خاص)، مکرم خالد محمود اکرم صاحب (عملہ حفاظت خاص)، خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔

علاوہ ازیں مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر (لندن) کینیڈا سے قافلہ کے ساتھ شامل ہوئے۔

MTA انٹرنیشنل لندن کی درج ذیل ٹیم بھی امریکہ اور کینیڈا میں سفر کے دوران قافلہ کا حصہ رہی۔

مکرم منیر عودہ صاحب (ڈائریکٹر پروڈکشن)، سید عمر سفیر صاحب، توقیر مرزا صاحب، غالب خان صاحب، سلمان پٹیل صاحب اور آصف ہادی صاحب۔

مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب امریکہ اور کینیڈا کے سفر کے دوران ہمہ وقت صبح سے شام تک قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہے۔

''الاسلام ویب سائٹ'' ٹیم کے ایک ممبر اعجاز احمد خان صاحب بھی امریکہ اور کینیڈا کے سفر کے دوران ہمہ وقت بطور فوٹوگرافر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

لندن سے لاس اینجلیز، لاس اینجلز سے وینکوور اور پھر کیلگری سے شکاگو اور شکاگو سے لندن تک کا سفر بذریعہ یونائٹڈ ایئرلائن ہوا۔ اس سفر کے انتظامات کرنے کی سعادت مکرم منعم نعیم صاحب (وائس چیئرمین یونائیٹڈ ایئرلائن) نائب امیر جماعت یوایس اے کے حصہ میں آئی۔ آپ اس تمام سفر کے دوران قافلہ کے ساتھ رہے اور واپس لندن تک قافلہ کے ساتھ آئے اور جملہ انتظامات اپنی نگرانی میں کروائے۔

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

☆......☆......☆

☆......☆......☆☆......☆......☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

عیسائیوں کو بھی اللہ کہنے کا حق ہے۔ اِسی طرح کسی کو بھی ''اللہ'' کہنے کا حق ہے۔ آج دنیا کو احمدی ہی بتا سکتے ہیں کہ حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کا مقام کیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی حقیقت کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے انڈونیشیا اور ملائیشیا کا ذکر کیا ہے۔ شاید سنگاپور کے احمدی سوچتے ہوں کہ آئے تو ہمارے ملک میں ہیں اور ذِکر دوسرے ملکوں کا ہو رہا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ مؤمن ایک جسم کی طرح ہے۔ ایک کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اُن ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کو جہاں اُن کو تکلیفیں دی جارہی ہیں ہر احمدی کو دنیا کے ہر احمدی کو محسوس کرنا چاہئے۔

دوسرے سنگاپور کے احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ یہاں کے حالات اچھے ہیں۔ حکومت کسی مذہب کے خلاف بولنے کی کسی کو اجازت نہیں دیتی۔ لیکن اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے سے بھی نہیں روکتی۔ پس حکمت کے ساتھ اپنے تبلیغ کے میدان کو وسیع تر کرتے چلے جائیں۔ ہر طبقے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا خراب، ہم احمدی مسلمانوں نے اسلام کا اصل چہرہ دنیا کو دکھانا ہے۔ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو دنیا پر ظاہر کرنا ہے۔

پس جب ہم نے غیروں کے سامنے سیرت بیان کرنی ہے تو خود بھی اِس پر عمل کرنا ہوگا۔ اپنے عملی نمونوں سے اسلام کی طرف غیروں کو کھینچنا ہوگا۔ جب رحمۃ للعالمین کا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھانا ہے تو خود بھی ہر سطح پر پیار، محبت، بھائی چارے کے نمونے دکھانے ہوں گے۔ پس ہر احمدی کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکرگزار ہو کہ اُس نے ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے زمانے کے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات پیش فرمائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''ضروری ہے کہ جو اِقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اِس اِقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو''۔

اسی طرح فرمایا کہ ''ہماری جماعت کو یہ بات بہت یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اُسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اُس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔''

حضور انور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کررہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کررہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ اسلام کے مخالف ہمیں دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوں؟ اگر ہم یہ معیار حاصل کررہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بڑھانے کا باعث بھی بنائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے بھی ایمان و ایقان میں ترقی دے اور ہر لمحہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔ آمین۔

❁❁❁

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

'' مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیئے اور ابتلاء پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔'' (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۵۱۰)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

Vol. 62 Thursday 10 Oct 2013 Issue No.41

ہمارے مخالفین نہیں جانتے کہ احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جس نے اپنی جڑیں ہمارے دلوں میں لگائی ہوئی ہیں اور کوئی مخالفت اور کوئی تیز آندھی ہمارے ایمان کی مضبوط جڑوں کو ہم سے جدا نہیں کر سکتی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 ستمبر 2013 بمقام مسجد طٰہٰ سنگاپور۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس علاقے کے احمدیوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کے حالات جماعتی لحاظ سے ایسے ہیں کہ وہاں میرا جانا مشکل ہے۔ اس لئے سنگاپور ہی ایسی جگہ ہے جہاں ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات کے سامان اللہ تعالیٰ مہیا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ان ملکوں میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں اور جماعت کے لئے آسانیاں پیدا ہوں اور وہاں جانا خلیفہ وقت کے لئے بھی سہولت سے ہو۔

اس دفعہ انڈونیشیا اور ملائیشیا سے تین ہزار سے اوپر احمدی آئے ہیں۔ زیادہ تعداد انڈونیشیا کے احمدیوں کی ہے۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ، برما، میانمار، فلپائن وغیرہ سے احمدی بھی اور بعض غیر از جماعت بھی تشریف لائے ہیں۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ملاقات کے سامان پیدا فرما دیئے۔ اس خطے میں انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں احمدیت کی وجہ سے افرادِ جماعت پر بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور بعض شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور حکومتی اہلکاروں کی موجودگی میں سب کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقریباً سات سال پہلے میں یہاں پہلی دفعہ آیا تھا تو اس وقت بھی کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر انڈونیشیا میں ظلموں کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا۔ مساجد پر حملے ہوئے، توڑ پھوڑ ہوئی، جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں پر حملے ہوئے، جانی اور مالی نقصان ہوا۔ بہرحال اس کے بعد تو دشمنی کا یہ سلسلہ تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ جانی و مالی نقصان ہوتا رہا اور آپ سب جانتے ہیں کہ کس طرح ظالمانہ اور وحشیانہ طور پر پولیس کی نگرانی میں احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ایسا ظلم تھا کہ انصاف پسند لوکل پریس نے بھی اس ظلم کی مذمت کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ظلم جو جماعت پر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے لحاظ سے بعض اچھے نتائج بھی پیدا فرما دیتا ہے۔ انڈونیشیا کے احمدیوں پر اس ظلم کی وجہ سے جماعت کا بہت وسیع تعارف دنیا میں ہوا۔ افریقہ کے ایک دور دراز علاقے میں جب یہ ویڈیو دکھائی گئی، جب ان تین احمدیوں کو شہید کیا گیا تو ایک وہاں کے بڑے عالم نے جب یہ ویڈیو دیکھی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ایسا ظلم صرف مؤمنوں پر ہو سکتا ہے اس لئے آج سے میں احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرتا ہوں۔ اس ظلم کی وجہ سے صرف انڈونیشیا میں ہی بعض بیعتیں نہیں ہوئیں بلکہ دنیا کے بہت سارے علاقوں میں بھی بیعتیں ہوئیں۔ پاکستان کے بعد انڈونیشیا ایسا ملک ہے جہاں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ جہاں احمدیوں پر وحشیانہ طور پر مظالم ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں تو اب کچھ حد تک کمی واقعہ ہو رہی ہے لیکن پاکستان میں مسلسل یہ ظلم جاری ہے اور یہ ظلم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہے ہیں۔ بہرحال پاکستان میں تو ظلموں کی انتہا ہے اور کلمہ پڑھنے والوں پر ظلم کیا جا رہا ہے اور کلمے کے نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اور اُنہی کا اثر اور اُن پاکستانی ملاؤں کا اثر ہی انڈونیشیا کے ملاؤں پر بھی ہے جو یہ ظلم کرتے رہے ہیں یا کرنے کی طرف لوگوں کو ابھار رہے ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے مخالفین نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جتنا مخالفت میں دشمن بڑھ رہا ہے احمدیوں میں استقامت بھی اُس سے بڑھ کر بڑھ رہی ہے۔ ہمارے مخالفین نہیں جانتے کہ احمدیت وہ حقیقی اسلام ہے جس نے اپنی جڑیں ہمارے دلوں میں لگائی ہوئی ہیں اور کوئی مخالفت اور کوئی تیز آندھی ہمارے ایمان کی مضبوط جڑوں کو ہم سے جدا نہیں کر سکتی۔ احمدی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نظاروں کو دیکھ کر کس طرح اپنے خدا سے کئے ہوئے عہد سے منہ موڑ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے جڑ کر پھر کس طرح اپنے بندھن کو توڑ سکتا ہے۔ وہ بندھن جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندھن کو مزید مضبوط کر دیا ہے۔ جس نے ایمان میں ترقی کے وہ راستے دکھائے ہیں جن سے غیر احمدی مسلمان نا آشنا ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ ان مخالفتوں کی آندھیوں کے باوجود اپنے ایمان کو بڑھاتا چلا جائے۔ استقامت کے اِن نمونوں پر ہمیشہ قائم رہے۔ ایمان و اخلاص میں بڑھتا چلا جائے اور ثبات قدم کے لئے دُعا بھی کرے کیونکہ ثبات قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کی عبادت کا حق ادا کرنا بھی بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسی طرح اپنی عملی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اپنی عملی حالتوں کو بہتر کرنا صرف اُن احمدیوں کا کام نہیں جن پر سختیاں ہو رہی ہیں بلکہ ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے چاہئیں۔ سنگاپور کے احمدی بھی اور برما کے احمدی بھی اور تھائی لینڈ کے احمدی بھی اور دنیا کے ہر ملک کے احمدی اگر اپنی ایمانی حالتوں کا جائزہ نہیں لیں گے تو اس میں ترقی نہیں کریں گے اور اگر احمدیت میں ترقی نہیں ہوگی تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا میں نے ملائیشیا کا بھی ذکر کیا تھا وہاں بھی مخالفت ہے۔ وقتاً فوقتاً وہاں بھی وبال اُٹھتا رہتا ہے۔ لیکن انڈونیشیا والے حالات وہاں نہیں ہیں۔ مسلمان تنظیموں نے جگہ جگہ، سنا ہے بورڈ لگائے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے "قادیانی مسلمان نہیں ہیں" یا اِس قسم کے الفاظ ہیں۔ جو یقینا احمدیوں کی دل آزاری کرتی ہیں۔ لیکن احمدی قانون کو ہاتھ میں نہ لینے کی وجہ سے صبر کا مظاہرہ ہمیشہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اِن دوسروں سے زیادہ اچھے مسلمان ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے دل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہنے والے کو کافر نہ کہو کیونکہ یہ کافر کہنا تم پر اُلٹ کر پڑے گا بلکہ فرمایا کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ بھی مسلمان ہے۔ بلکہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ جو تمہیں سلام کہتا ہے جو سلام کہے اُسے یہ نہ کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو۔ پس قرآن کریم کی تعلیم تو یہ ہے اور اِن لوگوں نے اپنا ایک علیحدہ اسلام بنا لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی اِنہوں نے اپنے مفادات اور اپنی ذاتی خواہشوں کی وجہ سے ایک مذاق بنا لیا ہوا ہے غیروں کی نظر میں۔

کچھ عرصہ پہلے ملائیشیا میں ایک عیسائی پادری نے کہہ دیا تھا کہ عیسائی بھی اللہ تعالیٰ کا لفظ استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارا بھی اللہ ہے۔ اِس پر اُن نام نہاد علماء نے شور ڈال دیا کہ ہیں! یہ ایسی جرات کس طرح کر لی اِنہوں نے؟ عدالت میں مقدمہ لے جایا گیا اور پھر عدالت کا یہ حال ہے کہ فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا نام صرف مسلمان استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی کسی کو حق نہیں کہ یہ کہہ سکے کہ اللہ میرا بھی ہے۔ گویا اِن دنیاداروں نے اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کو بھی محدود کر دیا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر صرف اِن نام نہاد مسلمانوں کی اِجارہ داری ہے۔ جاہل مولوی تو ایسے باتیں کریں تو کریں، حیرت ہوتی ہے اُن پڑھے لکھے فیصلہ کرنے والوں پر بھی، جو اِن باتوں سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ

الحمد للہ رب العالمین کہ اللہ ہر ایک کا رب ہے، چاہے مسلم ہے یا غیر مسلم ہے۔ پھر اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُن عیسائیوں کے بارے میں جن کے متعلق ملائیشیا کی عدالت فیصلہ کرتی ہے کہ اللہ کا لفظ صرف مسلمان استعمال کر سکتے ہیں کہ قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یعنی تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ یعنی قدرِ مشترک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں قدرِ مشترک اللہ تعالیٰ ہے۔ جس طرح مسلمانوں کو اللہ کہنے کا حق ہے اِسی طرح

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان